ماہنامہ
نعت
لاہور
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ
القرآن
اور بے شک آپ ﷺ کا اخلاق عظیم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 21 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

نعت

لاہور

جلد 21 — نومبر 2008 — شمارہ 11

طرحی نعتیں (۱۹ واں حصہ)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوان نعت رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس — فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

طرحی نعتیں

(۱۹واں حصہ)

مرتبہ:

راجا رشید محمودؒ

(چیئرمین "سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل/صدر "ایوانِ نعت" رجسٹرڈ)

سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل

کا

۷۱واں (چھٹے سال کا بارھواں)

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۶۔ دسمبر ۲۰۰۷ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ) لاہور

صاحبِ صدارت: قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

مہمانِ خصوصی: محمد یونس حسرت امرتسری

قاریٔ قرآن: صاحبِ صدارت

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؒ

مصرعِ طرح

"میرے نبی ﷺ کا تذکرہ میرے حضورؐ ہی کی بات"

شاعر:

علیمؔ ناصری

(وفات: ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵)

۲۰۰۷ کا آخری حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور ﷺ ہی کی بات''

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

نعتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے خونِ جگر کی دے زکات
تا کہ نکھر کے سامنے آئے وہ حُسنِ کائنات

عالمِ عرش و فرش میں، عالمِ آب و خاک میں
میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تذکرہ، میرے حضورؐ ہی کی بات

نقشِ قدم ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بارگہِ نیاز و شوق
فکر و عمل ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حُسنِ نظامتِ حیات

صُورتِ آنحضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سیرتِ حق کا رنگ و نور
سیرتِ آنجناب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں صورتِ نظمِ شش جہات

پیرویٔ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وجہِ وقارِ دو جہاں
حُبِّ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حشر میں باعثِ نجات

کس کے قلم کی ہے مجال، لکھنے لگے تو لکھ سکے
ان کا جمال اور کمال، ان کی حیات اور صفات

جب سے ملا ہے نعت کا مجھ کو علیمؔ ذوق و شوق
بن گئی میری عاقبت اور سنور گئی حیات

علیمؔ ناصری

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

خلّاقِ ہر جہان کی، بے مثل ہیں سبھی صفات
ہر نقص وعَیب و رَیب سے، بے شک ہے پاک اس کی ذات
تو ہی تو حی و محی ہے، تو ہی ہے مبدئُ و مُمیت
قبضے میں صرف تیرے ہے، یا رب! حیات اور ممات
تیتر ہو یا بٹیر ہو بلبل ہو یا ہو فاختہ
کرتے ہیں سب تری ثنا، گرچہ وہ دن ہو یا ہو رات
ہر اک جہاں میں رات دن ہوتا ہے رب کے حکم سے
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
دُنیا میں جو بھی آیا ہے، وہ موت ساتھ لایا ہے
حاصل کسی کو بھی نہیں یا رب! ترے سوا ثبات
یا رب! گناہ گار کی، تیرے حضور عرض ہے
سرکار (ﷺ) کے وسیلے سے، تو بخش اس کے سیّئات
یا رب! نہیں ترے سوا، معبود کوئی خَلق کا
خلّاقِ این و آں ہے تو، تیری ہے لازوال ذات
جس میں خدا کی ہے رضا، وہ کام تم کرو سدا
اس کے سوا اے دوستو، سارے ہیں کام لغویات
عاجزؔ کی تجھ سے ہے دُعا، منظور کر لے اس کو بھی
ہو اس کو دیدِ مصطفیٰ (ﷺ)، یا رب! یہ پائے جب وفات

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

تیرے سوا مرے خدا، باطل ہیں سب کے سب خُدا
ہے تو ہی واحد و اَحَد، ہے لاشریک تیری ذات
شمس و قمر ہیں مستنیر، یا رب! ترے ہی نور سے
بہتے ہیں تیرے حکم سے، سیحون و دجلہ و فرات
اپنے حبیب (ﷺ) سے خدا، رکھتا ہے پیار اِس قدر
اس نے کبھی حبیبؐ کی، ٹالی نہیں ہے کوئی بات
مرضی نہ ہو تری اگر، ہلتا نہیں ہے پتّا بھی
چلتا ہے تیرے حکم سے، سارا نظامِ کائنات
شیطان کے شرُور سے، یا رب! مجھے بچائے رکھ
بیٹھا ہوا ہے رات دن، میرے لیے لگائے گھات
تجھ سے ہے عرض یا خدا، ہونٹوں پہ ہو یہی سدا
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
قدرت خدا کی دیکھیے، اس نے جو حرفِ "کُن" کہا
تو آ گئی وجود میں، ساری کی ساری کائنات
یا رب! مجھے وہ دے زباں، جو ذکر تیرا ہی کرے
لکھیں جو تیری ہی ثنا، وہ ہوں عطا قلم دوات
عاجزؔ کی تجھ سے ہے دُعا، یا ربِّ لم یزل اسے
ان سے بچائے رکھ سدا، جو کام بھی ہیں واہیات

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

حمدِ خالق و مالک جل جلالہٗ

میری طرف بھی اے خدا! ہو اب نگاہِ التفات
حائل ہیں میری راہ میں کتنے ہی کوہِ مشکلات
یا رب! سبیل ہو کوئی پائے وہ اس سے بھی نجات
ہے اُمّتِ حضور (ﷺ) سب آلودۂ توہّمات
اے قادرِ کریم ہوں مجھ پر عطا و التفات
اِس واسطے کہ زندگی میری ہے وقفِ حادثات
جنّات ہوں کہ ہوں بشر، شمس و قمر کہ بحر و بر
تسبیح خواں ہیں سب ترے ذرّات ہوں کہ ہوں وہ پات
جس کو جو چاہے بخش دے جس سے جو چاہے چھین لے
قبضے میں تیرے اے خدا! ہے نظم و ضبطِ کائنات
تُو جس کو چاہے زیست دے، تُو جس کو چاہے موت دے
قبضے میں صرف ہے ترے یا رب! حیات اور ممات
یا رب! تری صفات کی تعریف کیا کرے کوئی
ہر ذی نفَس کی فکر سے ہیں ماورا تری صفات
بیشک خطا شعار ہوں، بے حد گناہگار ہوں
آخر میں بندہ ہوں ترا، مجھ کو غموں سے دے نجات
یا رب طفیلِ پنجتنؑ قائم رہے مِرا وطن
ہر ایک لمحہ میں یہاں ہوتی نئی ہے واردات
نافذ کرے جو دین کو، کر ایسا حکمراں عطا
یا رب! ترے حضور میں اُٹھے ہوئے ہیں میرے ہات

یا رب! کرم سے اپنے پھر محمود کوئی پیدا کر
وہ اس لیے کہ ان دنوں ہر گھر ہے مثلِ سومنات
بے بس ذکیؔ کو اے خدا! توفیق یہ بھی ہو عطا
فرضوں کے ساتھ ادا کرے یہ مستحب و واجبات

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

....

پروردگارِ انس و جاں، خالقِ جُملہ کائنات
ہے جس کے ہاتھ سر بہ سر سلسلۂ مرگ و حیات
آنی و فانی جہاں میں حیّ و قیوّم اُس کی ذات
دائم تغیّرات میں ہے اُسے حاصل ثبات
وہ بدلتا وقت کی ہے ساعتوں کو پے بہ پے
صبح کو روشن دن کرے وہ، شام کو تاریک رات
فرش سے فوقِ عرش تک رہتا ہے لب پر مُدام
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
ہو نہ پائیں گے رقم کلماتِ رب ہرگز، اگر
ہوں شجر اقلام اور ہوں روشنائی بحر سات
ہیں سحر دم نغمہ ریز دشت و باغ و راغ میں
طائرانِ خوش نوا سب ڈال ڈال پات پات
نعرۂ تکبیر کعبے میں ہوا جس دم بُلند

تھرتھرا کر گر گئے سجدے میں سب لات و منات
بُت شکن محمودؒ کوئی دوسرا آئے گا کب
منتظر ہے آج بھی ہند کا وہ سومنات
اہلِ عزیمت کیلئے نیّرؔ ہے یہ پیغامِ حق
قوّتِ حق ہی سے ہو گی لشکرِ باطل کو مات

ضیا نیّرؔ (لاہور)

....

میری تری عقیدتیں کیسے کریں ثنائے ذات
کس کی سمجھ میں آ سکا فلسفۂ الٰہیات
رَب کے لیے عبادتیں، اس سے ہوں استعانتیں
وہ ہے رؤف اور رحیم، وہ ہے مُغیث پاک ذات
نورِ زمین و آسماں ربِّ کریم ہے فَقَط
اس سے ہو ربطِ بندگی، ٹالنے کو سیاہ رات
خالقِ کائنات کے لطف سے جو ہوئے عطا
عالمِ جنّ و اِنس میں کم تو نہیں عجائبات
قوسِ قُزح، شَفَق، سحاب، سبزہ و بحر اور جبال
قائم ہیں اُس سے، ہے وہی ناظمِ نظمِ کائنات
ہے تو اسی کے ہاتھ میں طاقتِ عدل و فیصلہ

مُقسِط و کافی و عزیز ربِّ جہاں کی ہیں صفات
اپنے قلوب میں جو ہو رب کے مواخذہ کا خوف
دین کے دشمنوں سے ہم کیسے کریں گے ارتباط
نعتِ حبیبِ کبریا (ﷺ) اور صحابہؓ کی ثنا
حمدِ خدا کے نخل ہی کے ہیں یہ سارے ڈال پات
فکر و خیال کو مرے ربِّ جہاں نے کیں عطا
نعتِ حضور (ﷺ) کے طفیل حمدیہ سب نگارشات
دیکھ لو آیتیں سبھی، بینَ السُّطُور سب کے ہے
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات''
ضابطۂ حیات ہے سب کے لیے کلامِ رب
جس سے لیے رشیدؔ نے حمدِ قدیر کے نکات

راجا رشید محمودؔ ●

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن (ﷺ) کے قدومِ ناز سے رونقِ بُودِ کائنات
اُن کی نظر میں دمبدم شام و سحر کے واردات
اُن (ﷺ) کے درودِ پاک سے مہکا ہُوا ہے اپنا دن
اُن (ﷺ) کے خیالِ نور سے اپنی ہے نور نور رات
اُن (ﷺ) سے کبھی تو مانگیے، مانگیے اور دیکھیے
سارے جہان کے لیے کم نہ ہوئیں نوازشات
پھر نہ کسی کے روبرو فرقِ سوال جھک سکا
اتنا دیا ہے جب دیا دینے لگے سخی کو مات
مجھ پہ اگر یقیں نہیں اور کسی سے پوچھیے
اُن (ﷺ) کا خیال آتے ہی دور ہوئے ہیں حادثات
چہرے کا غازہ بن گئی، چہرے پہ رونق آ گئی
خاکِ قدومِ مصطفیٰ (ﷺ) میرے لیے بنی نجات
اُن (ﷺ) کے سوا کسے خبر، اُن کی نگاہ مجھ پہ ہے
دوست ہوئے ہیں مہرباں اور ہوئی عُدو کو مات
میرا کہا ہوا اگر اُن (ﷺ) کو پسند آ گیا
اُن (ﷺ) کی نگاہِ فیض سے میرے نصیب کی ہے بات
دستِ درودِ پاک کی ڈھال لیے ہوئے تھا میں
کام کبھی نہ آ سکی میرے عُدو کی کوئی گھات

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رونقِ بزمِ رنگ و بو آپ (ﷺ) کی ذاتِ باصفات
آپ (ﷺ) حبیبِ کبریا، آپ (ﷺ) رسولِ ممکنات
آپ کی پیروی میں ہیں دونوں جہاں کی رفعتیں
نوعِ بشر کا ارتقا پائے رسول (ﷺ) کی زکوٰۃ
لالہ و گُل کے لب پہ ہے تاروں کی انجمن میں ہے
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
جلوہ فگن ہُوا ہے کیا حُسنِ اِلٰہ دہر میں
قلب و نگہ نے اوڑھ لی عشقِ ازل کی واردات
آپ کے دم قدم سے ہے لیل و نہارِ زندگی
حُسنِ ظہورِ شاہِ دیں (ﷺ) وجہِ نمودِ کائنات
کاہکشاں سے پوچھیے اُن کے نقوشِ پاک کی شان
جن کو مکاں سے لامکاں لے کے گئی خدا کی ذات
شر کی سیاہ راہ میں سرِّ بقا میں ڈھل گئی
عشقِ رسولِ خیر (ﷺ) سے میری حیاتِ بے ثبات
شاہِ عرب (ﷺ) کے فقر کا دیکھا ہے یہ بھی معجزہ
اُن کے گدا نے ڈھا دیا حرص و ہُوا کا سومنات
بحرِ حوادثات کیا میرا کرے گا سامنا
مجھ کو نصیب سے ملا ان کا سفینۂ نجات
خیرہ نہ کیوں ہوں چشم و دل فرطِ تجلّیات میں
خُلدِ طلب پہ چھا گئیں اُن کی حسیں نوازشات

حشر میں رب کے روبرو تجھ کو کریں گی سرخرو
تیری حمیدؔ صابری نعتیہ یہ نگارشات

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

.....

آپ (ﷺ) ہیں میری زندگی، آپ ہیں میری کائنات
میرے حضور (ﷺ) کیوں نہ ہو آپ کا مجھ پہ التفات
نورِ ازل ہیں مصطفیٰ (ﷺ)، تا بہ ابد ہے اُن کی ذات
میں بھی جو بے ثبات ہوں، کون و مکاں بھی بے ثبات
کاش مجھے نصیب ہو، کُنجِ حرا کی ایک رات
سجدہ گہِ نبی (ﷺ) پہ ہو، میرا بھی سجدۂ حیات
پہلے کسے تھی یہ خبر، پہلے یہ جانتا تھا کون
جلوۂ مصطفیٰ (ﷺ) سے ہے حُسنِ جمالِ شش جہات
رحمتِ زندگی بھی ہیں، نعمتِ آگہی بھی ہیں
آپ (ﷺ) شفیعِ حشر ہیں، آپ شفاعتِ نجات
فرش بھی اُن کے زیرِ پا، عرش بھی اُن کے زیرِ پا
میری نظر سے دیکھیے، میرے حضور (ﷺ) کی صفات
دین کی رہگزار میں کیا کیا بنی رسول (ﷺ) پر
دشت و جبل کی راہ میں بکھرے پڑے ہیں واقعات
سرورِ کائنات ؐ کے رُخ سے نقاب جب اُٹھا
میری نظر میں ڈھل گیا قصرِ جمالِ ممکنات
جور و جفا میں یا نبی (ﷺ)، مہر و وفا کی ہو نظر
موت کی اُلجھنوں میں ہے، اب بھی مرا غمِ حیات

رہبرِ ممکنات کا مجھ پہ ہُوا ہے یہ کرم
چوم رہے ہیں اب قدم راہِ طلب کے حادثات
فیضِ رسولِ خیر (ﷺ) نے شر کو مٹا دیا ہے جب
دن کا جمال روشنی، رات ہوئی ہے شب برات
نزع کے درد و کرب میں، کاش مری زُبان پر
صَلِّ علیٰ کا ذکر ہو، عشقِ رسول (ﷺ) کی ہو بات
دورِ ستم میں یا نبی (ﷺ)، لطف و کرم کی اک نظر
گھر کی مرے منڈیر سے، جھانک رہی ہیں مشکلات
شمس و قمر نہ کیوں جھکیں، آپ کی جلوہ گاہ پر
آپ کی جھلکیوں سے ہے، روشنی جمالیات
والیِ شش جہات کا حکم یہ آ گیا بشیرؔ
گھر پہ مرے بشیرؔ کے، اب نہ ہو کوئی واردات

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

.....

"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
وجہِ فلاح و فوز ہے اور ہے باعثِ نجات
سب سے بلند لاکلام سرورِ دیں (ﷺ) کا ہے مقام
آپ (ﷺ) خدا کے لاڈلے آپ (ﷺ) حبیبِ کائنات
اُسوہ مرے حضور (ﷺ) کا چارہ ہے ہر سرُور کا
گزرے مطابق اس کے ہی مری تمام تر حیات
ان کا بدل کوئی نہیں، ان سے نہیں کوئی مثیں
آپ (ﷺ) نے مرحمت کیے عقل و خرد کے جو نکات

دیتے تھے گالیاں عدو آپ (ﷺ) کی تھی مگر یہ خُو
زور پہ حُسنِ خُلق کے دیتے تھے دشمنوں کو مات
نورِ خدا مرے نبی (ﷺ) شکلِ بشر میں واقعی
رُتبہ سمجھتا ہی نہیں ان کا جہانِ بے ثبات
طالبِ مال و زر نہیں دلبرِ خالقِ متیں
مجھ کو تو چاہیے بس ایک آپ (ﷺ) کی چشمِ التفات
طیبہ میں دفن جو ہُوا وہ تو امَر ہی ہو گیا
سو ہے یہ میری آرزو طیبہ میں ہو مری ممات

حافظ محمد صادق (لاہور)

....

یکسر محال ہے یہ بات' لکھیں حضور (ﷺ) کی صفات
گرچہ قلم ہوں پیڑ سب اور محیط ہوں دوات
کرتے ہیں آپ (ﷺ) خَلق پر حد سے سوا نوازشات
کیونکہ ہیں آپ (ﷺ) نعمت و رحمتِ ربِ شش جہات
وہ ہیں خدا کے شاہکار' ان پر درود بے شمار
ان کے لیے وجود میں آئی ہے بزمِ کائنات
حسن و جمال آپ (ﷺ) کا پھیلا ہُوا ہے ہر جگہ
جس کی ادا ہے پھول پھول' جلوہ ہے جس کا پات پات
اس میں نہیں ہے شک ذرا دعویٰ عَبث ہے پیار کا
سب سے عزیز جب تلک ہو نہ شہِ ہدیٰ (ﷺ) کی ذات
آپ (ﷺ) کا نام جب لیا' دل کو سکون مل گیا
اس کے طفیل مٹ گئیں میری تمام مشکلات

اپنے خدا سے ہے دُعا' اُسوہ ہو میرا رہنما
اس پہ ہے منحصر مری فوز و فلاح اور نجات
دُنیا سنوارنی ہے تو' عقبیٰ سُدھارنی ہے تو
یاد بسا تو آپ کی دل میں' گرا کے سومنات
جس میں ہو آپ (ﷺ) سا جمال' جس میں ہو آپ سا کمال
کوئی نہ پیش کر سکی بزمِ جہانِ ممکنات
شیریں زباں سے جیتتے دل تھے خدا کی خلق کے
نطقِ نبی (ﷺ) سے ہیچ ہیں شہد و شکر ہوں یا نبات

حافظ محمد صادق

....

وردِ زباں سدا رہے یا رب! وہ دن ہو یا ہو رات
''میرے نبیؐ کا تذکرہ' میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات''
دائم وہ بھیجتا رہے تحفے اُنھیں درود کے
بخشی ہے رب نے اِس لیے اپنے حبیب (ﷺ) کو ثبات
تشریف لائے آپ جب منہ کے ہی بل گرے وہ سب
رکھّے جو رب کے گھر میں تھے مردوخ و ہبل اور منات
رُتبہ یہ کس کو ہے مِلا دُنیا میں اُن کے ماسوا
زیرِ نگیں حضور (ﷺ) کے کر دی خدا نے کائنات
کردارِ شاہِ ہر جہاں (ﷺ) حربہ ہے ایسا کارگر
تسخیر جس نے کر لیا ہر ایک دل کا سومنات
وہ ہیں شفیعِ عاصیاں' اس میں نہیں کوئی گماں
سب کو وہ بخشوائیں گے' سو بات کی ہے اک یہ بات

محشر کا اُس کو غم نہیں جس کے ہو دل میں جاگزیں
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
شاہوں کے در پہ میں کروں دستِ طلب دراز کیوں
مجھ پر ہیں جب حضور (ﷺ) کے بے حد عطا و اِلتفات
دن ہو کہ رات دوستو! یادِ نبی (ﷺ) کا ساتھ ہو
سب کی زبان پر رہیں ہر دم سلام اور صلوٰت
ممکن نہیں کہ ہوں رقم اوصافِ شاہِ ذی حشم (ﷺ)
عاجز ہیں میرے بھی ذکیؔ! قرطاس و کلک اور دوات

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

....

کرتا ہے اور جو کرے پائے گا حشر میں نجات
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
ہر دو جہاں کی فکر سے مل جائے گی مجھے نجات
ہر دو کریم کی جو ہو مجھ پر نگاہِ التفات
ہو کر لہولہان بھی اصرار پر صحابہؓ کے
اُٹھے نہ تھے حضور (ﷺ) کے طائف میں بددعا کو ہات
اُس رحمتِ تمام (ﷺ) پر قرباں مرے دل و جگر
آتے ہی جس کی یاد کے جاتے رہیں تفکّرات
لُوں لُوں میں جس کے آپ کا سرکارؐ! پیار ہو بسا
حصّے میں اُس کے آئے گا محشر میں نامۂ نجات
جنّت میں وہ بھی جائے گا ہونٹوں پہ جس کے ہو سدا
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"

دُنیا و آخرت میں بھی قسمت کا ہو گا وہ دھنی
جس نے نبی (ﷺ) پہ وار دی اپنی تمام کائنات
ممکن نہ ہو نہ ہے، نہ تھا حق اُن (ﷺ) کی نعت کا ادا
لکھنے میں لاکھ نعت گو کرتے رہے ہیں تجربات
ہچکی میں لُوں جب آخری، دل میں ہو یاد اُن کی ہی
اور ہوں زبان پر مری جاری سلام اور صلوٰت
عاصی و خاطی ہے ذکیؔ جیسا بھی ہے، ہے آپ (ﷺ) کا
محشر میں اس پہ یا نبی (ﷺ) فرمایئے گا اِلتفات

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

....

جس کی زباں پہ ہو سدا، پائے گا غم سے وہ نجات
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
آقاؐ! ہے التجا یہی، پاؤں میں اُن سے بھی نجات
آئیں گے میری زیست میں جو حادثات و سانحات
روز و شبِ حیات ہوں یا ہو وہ لمحۂ وفات
یا رب! لبوں پہ ہوں مرے صرف السّلامُ وَالصّلوٰت
بخشی خدا نے یوں تو ہے معراج ہر رسولؑ کو
پہنچی ہے لامکاں پہ جو، ہے وہ فقط نبی (ﷺ) کی ذات
ہو گا نہ ہو سکا ادا حق اُن کی مدح و نعت کا
صدیاں گزر گئیں کئی کرتے ہوئے یہ تجربات
قسمت میں اُس کی ہے جناں، نس نس میں جس کی ہو رواں
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"

دُنیا کا مجھ کو غم نہیں، عقبیٰ کا بھی اَلم نہیں
رہتی ہے جب حضور (ﷺ) کی مجھ پر نگاہِ التفات
مانا کہ ہُوں مَیں پُرخطا، ہُوں تو حضور (ﷺ) آپ کا
مجھ کو نبھائیں آپ اگر ہو جائے گی مِری نجات
تشنہ لبی سے یا نبی (ﷺ) میری ہے جان پر بنی
ہو جائے اب عطا مجھے جامِ نگاہِ التفات
اقوالِ شاہِ دین (ﷺ) پر عامل رہے گا تو اگر
کافور تیرے بھی ذکی! ہوں گے سبھی تفکّرات

رفیع الدین ذکی قریشی

....

بے شک وجودِ شاہ (ﷺ) سے قائم ہوئی ہیں شش جہات
اُن (ﷺ) کے ظہورِ پاک کی مرہون ساری کائنات
اُحزاب میں ہے تذکرہ، ازواج اُن (ﷺ) کی اور بُنات
انسٹھواں فقرہ دیکھ لیں سب مومنین و مومنات
لوح و قلم ہو، عرش ہو، قُدسی ہوں یا کہ اِنس و جاں
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
عُزّیٰ، منات گر گئے وحدت کا صُور سنتے ہی
شیطاں کا سر ہُوا نگوں، لات و ہُبَل نے کھائی مات
قربان اُن (ﷺ) پہ جو ہوا، خائف ہے اُس سے موت بھی
جو اُن (ﷺ) کے نام پر فدا، اُس کی ہے جاوداں حیات
غیروں کو بھی یقین ہے، کہتا ہے ہارٹ مائیکل
بے مثل و بے مثال ہے دُنیا میں مصطفیٰ (ﷺ) کی ذات

رازونیاز کی تھی شب اَوْحٰی میں رمز ہے عجب
اُس پر ہزار دن فدا، اِتری کی ہے جو ایک رات
رب نے کہا سلام جب، عرشِ بریں پہ آپ (ﷺ) نے
شامل کیے سلام میں سب صالحین و صالحات
وہ رحمۃٌ للعالمیں (ﷺ)، وہ صاحبِ خُلقِ عظیم
قرآن میں بیان کیں خالق نے اُن (ﷺ) کی خود صفات
شیریں کلام مصطفیٰ (ﷺ)، کتنوں کے دل گئے پگھل
اُن (ﷺ) کے سخن کے سامنے ہیں ہیچ قند اور نبات
والی ہیں بے کسوں کے وہ (ﷺ)، شافع ہیں مذنبین کے
اُن (ﷺ) کے کرم سے حشر میں مل جائے گی ہمیں نجات
قدموں میں شاہ (ﷺ) کے رہے یہ در حدیقۂ جناں
باغِ جناں میں پھول کے لب پر سدا ہے اُن (ﷺ) کی نعت

تنویر پھولؔ

....

ہیں مصطفیٰ کریم (ﷺ) ہی، محبوبِ ربِّ کائنات
آئی ہے اور نہ آئے گی، کوئی بھی ان کے جیسی ذات
یوں تو خدا نے بخشے ہیں، ہر اک نبیؑ کو معجزے
لیکن بنا کے آپ (ﷺ) کو، بھیجا سراپا معجزات
تحت الثّراء سے عرش تک، ہوتا ہے ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ)
خالق نے کی ہیں مرحمت، ان کو ہی یہ خصوصیات
شہرِ نبی (ﷺ) کی راہ میں، کیف و سرور ہیں عجب
ہر زائرِ مدینہ پر، افشا ہیں سب یہ کیفیات

مجھ پر اے ربِ مہرباں! تیرا کرم رہے سدا
بہرِ رسولِ این و آں، ہر غم سے پاؤں میں نجات
تبلیغِ دینِ مصطفیٰ (ﷺ)، کیسے نہ ہم کریں سدا
اس راہ میں اے دوستو! بے شک ہے موت بھی حیات
بہرِ علیؓ و فاطمہؓ، مجھ پر ہو یہ کرم شہا!
دیدار آپ کا کروں، جب ہو مرا دم و
تم نے کیے حلال جو، آقا ہوئے حلال وہ
جن کو کہا حرام ہے، وہ آئے در محرّمات
عاجزؔ خدا کے روبرو، سارے کریں گے حشر میں
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

بے مثل و بے نظیر ہیں، میرے حضور (ﷺ) کی صفات
تخلیق رب نے کی نہیں، ان جیسی لاجواب ذات
اس کا نصیب جاگ اُٹھا، ہر ایک غم غلط ہُوا
اُٹھی مرے حضور (ﷺ) کی، جس پر بھی چشمِ التفات
بہرِ بلالؓ یا خدا! یہ بھی قبول ہو دُعا
مَر کر نبی (ﷺ) کے عشق میں، پا جاؤں دائمی حیات
دُنیا و آخرت ہے کیا، جنّت میں بھی ہو گا سدا
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
کرنا ہمیشہ دوستو! جب بھی تم آؤ میرے پاس
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"

ذکرِ حبیبِ کبریا (ﷺ) ہر ایک غم کی ہے دوا
خالق نے اس میں رکھّی ہیں، مُشکل کُشا خصوصیات
اغیار کے طریق سب، میں چھوڑ دوں حضور (ﷺ) اب
تابعِ سُنن کے ہی رہیں، میرے سبھی معاملات
منسوب ان سے جو ہُوا، وہ فیضِ خاص پا گیا
اُمّت کی مائیں بن گئیں، محبوب رب (ﷺ) کی بیگمات
عاجزؔ گناہ گار پر، کیجے کرم کی اک نظر
آقا (ﷺ) ہیں اس کے نامہ میں، صرف اور صرف سیّئات

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

سَیرِ حضور (ﷺ) کے لیے، معراج کی جب آئی رات
اللہ نے سجائی تھی، کیا خوب بزمِ کائنات
وردِ درودِ پاک ہے، وجہِ سکونِ جان و دل
اس کے طفیل پاؤ گے، ہر ایک غم سے تم نجات
ہر دم ہے کائنات میں، ذکرِ نبی (ﷺ) کی دھوم دھام
ان کے سوا کسی کی بھی، کرتا نہیں ہے کوئی بات
اس میں نہیں ہے کوئی شک، سرکار (ﷺ) ہی کے فیض سے
حاصل ہُوا ہے دوستو! اس کائنات کو ثبات
اَسرارِ غیب آپ پر، افشا خدا نے سب کیے
اِسرا کی رات آپ نے، دیکھے سبھی عجائبات
کالے پہ گورے کو یہاں، حاصل نہیں ہے فوقیت
سرکار (ﷺ) نے مٹا دیا، یہ کہہ کے فرقِ ذات پات

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

لب پر مرے سدا رہے یہ ورد دن ہو یا ہو رات
جاری ہے یہ ازل سے اور جاری رہے گا تا ابد
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات''۔
وقتِ اجل ہے التجا کیجیے گا میرے روبرو
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات''
اے میرے بھائی بہنو تم، اپناؤ ان کا راستہ
جو ہیں رسولِ پاک (ﷺ) کے، اصحابؓ اور صحابیاتؓ
مہر و مہ و نجوم ہیں، نورِ نبی (ﷺ) سے مستنیر
عاجز انھی کے نور سے، روشن ہیں ساری ہی جہات

محمد ابراہیم عاجز قادری

پیشِ نظر خدا کے تھی صرف آپ (ﷺ) کی عظیم ذات
آپ (ﷺ) ہی کے لیے سجی یہ محفلِ کائنات
اُن کا زمانہ معترف، لائق ہیں وہ تحسین کے
سب کچھ جہاں میں فانی ہے، بس اُن کے نام کو ثبات
نفرت کی آندھی چار سُو چل رہی ہے دم بدم
اِک نظرِ کرم ہو اس طرف تنگ ہے عرصۂ حیات
اُن کے دم سے باغ میں پھول ہیں کھلے ہوئے
اُن کے ذکر سے سجے شجر شجر پہ پات پات
ٹھہرے وہ مرکزِ نظر جلوہ ہے ہر طرف عیاں
ہے اُن کا ذکر ہر کہیں، ہر کہیں ہے اُن کی بات

اُن کی توجّہ سے ہوئی زندگی اصل میں زندگی
اُن کا شمار ہو گا کیا ہم پر جو ہے یہ التفات
کرتے ہیں سب حجر و شجر، جنّ و بشر، کرّ و بیاں
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات''
جو جلاتے ہیں لطیفؔ عشقِ محمد (ﷺ) کے چراغ
اُن کے جہانِ عشق میں ہوتی نہیں کبھی بھی رات

محمد لطیف (لاہور)

ذاتِ رسولِ عالمیں (ﷺ) ہی ہے مدارِ کائنات
آپ (ﷺ) ہی کے نور سے ضوگیر ہے شمعِ حیات
آپ (ﷺ) کی یاد کے بغیر زہر ہے یہ زندگی
ذکرِ حضور (ﷺ) ہی سے ہے شہد و انگبیں حیات
نذر کو اِس سے بڑا اور نہیں تحفہ کوئی
آپ کی ذات پر سلام، آپ (ﷺ) کی ذات پر صلوٰۃ
مژدہ شفاعت کا ہے عصیاں شعاروں کیلئے
آپ (ﷺ) شفیعُ المذنبیں ہیں سر بہ سر وجہِ نجات
آپ کے آنے سے جو سر پہ تھی صدیوں سے محیط
چھُٹ گئی وہ ظلم و کفر و شرک کی تاریک رات
چمنِ دہر میں ہُوا جب سے ظہورِ آنحضور (ﷺ)
مظہرِ حُسن آپ (ﷺ) کی ہے شاخ شاخ پات پات
جاری سرِ ارض و سما ہے لحظہ لحظہ دم بہ دم
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات''

آپ (ﷺ) ہی کا اِک سہارا ہے سرِ روزِ جزا
مرکزِ اُمیدِ جملہ مومنین و مومنات
مصطفیٰ (ﷺ) کے تابعِ فرمان ہو جائیں تو پھر
زیرِ نگیں ہو اہلِ ایماں کے جہانِ شش جہات
لاریب وہ خدا نہیں، اُس سے مگر جدا نہیں
نیرؔ انھی (ﷺ) کے ہاتھ کو حق نے کہا ہے اپنا ہات

ضیا نیر

....

روشن ہیں جس سے ہو گئیں دونوں جہاں کی شش جہات
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
جس میں حضور (ﷺ) آئے تھے اس عالمِ وجود میں
آقا (ﷺ) کے حسن سے ہوئی دن سے حسیں وہ ایک رات
رُتبے کروڑ پا گئے خالق سے باقی سب نبیؐ
سردارِ انبیاء ہوئی بس پیارے مصطفیٰ (ﷺ) کی ذات
جب بھی وہ (ﷺ) یاد آ گئے، سارے ہی غم بھلا گئے
آقا (ﷺ) کا اسمِ پاک ہی میرا ہے حلِّ مشکلات
خوشبو ہر ایک پھول کی محتاج مصطفیٰ (ﷺ) کی ہے
نعتِ حضور (ﷺ) کہتا ہے گلشن میں آج پات پات
اعظمؔ کی بات خوب ہے ہر بات پر یہ صاد ہے
"وہ کائناتِ حسن ہیں یا ہیں وہ حسنِ کائنات"
تخلیق کائنات کی، صدقہ مرے حضور (ﷺ) کا
آقا (ﷺ) کی ذاتِ پاک سے دُنیا کو مل گیا ثبات

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اسمِ حضور (ﷺ) کے طفیل ہو گئیں دور مشکلات
حرفِ غلط ہوئے اَلَم، ختم ہوئے تفکرات
گود میں آمنہؓ کی جب جلوہ نما نبی (ﷺ) ہوئے
کعبے میں سر کے بل گرے عُزّیٰ، ہُبَل، منات، لات
فرشِ زمیں ہو یا فلک، سدرہ سے لے کے عرش تک
رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہیں ہر اک جگہ مظاہرات
ذاتِ رسول (ﷺ) بالیقیں ہو گئی لامکاں نشیں
جس کے طفیل رب نے کیں مومنوں پر نوازشات
تم نہ خطاؤں سے ڈرو، رُستگاری کو اُٹھو
شہرِ حضور (ﷺ) میں کرو جا کے سبھی گزارشات
دیکھو کہ جب قدم اُٹھیں، حکمِ حضور (ﷺ) پر چلیں
جیت نصیب ہو تمھیں، کھائیں جُنودِ کفر مات
رب کو جو ہے بہت پسند، یوں ہے بفضلہٖ بلند
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"
اِس کو نصیب ہو گیا، کارِ عظیم نعت کا
پُشتِ رشیدؔ پر جو تھا دستِ نگاہِ التفات

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات شعور و فکر کی، دانش و آگہی کی بات
''میرے نبیؐ کا تذکرہ' میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات''
صدقہ عطا ہی کیجیے کچھ اپنے علم کا حضور (ﷺ)
درکار پھر ہے دہر کو عرفاں کی، روشنی کی بات
درسِ بقا و درگزر دے کر سب اہلِ دہر کو
کی ہے مرے حضور (ﷺ) نے خلق کی زندگی کی بات
آقا (ﷺ) رہے رکوع میں، سجدے میں یا قیام میں
سیکھی ہے کل جہان نے آقا (ﷺ) سے بندگی کی بات
ذکرِ شہیدِ عشق بھی کرتے رہو تو خوب ہے
چھیڑو جہاں میں دوستو جب بھی مرے نبی (ﷺ) کی بات
پاتے ہیں اس کے در سے ہی، دونوں جہاں کرم کی بھیک
آؤ کریں اے دوستو، جھوم کے اُس سخی (ﷺ) کی بات
نعتیں ریاض آپ (ﷺ) کی لکھتا ہے صبح و شام اب
اس کو ملی ہے نعت سے ہر ایک پل خوشی کی بات

ریاض احمد قادری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری زباں ہے اور ہے نعتیہ شاعری کی بات
میرے لیے یہی تو ہے سب سے بڑی خوشی کی بات
میرا یہ ذوقِ اندروں لائے نہ گفتگو میں کیوں
سب سے بڑے غنی کی بات، سب سے بڑی سخی کی بات
میرا شعورِ بے خودی چھیڑے گا رقصِ سرخوشی
شہرِ رسولِ پاک (ﷺ) کی جب بھی چھڑی گلی کی بات
پڑھ لو حدیثِ مصطفیٰ (ﷺ)، اور کرو اس پہ اکتفا
جو بھی نبی (ﷺ) کی بات ہے، ہے وہی بہتری کی بات
یہ ہیں جہاں کے تجزیے، اشجعِ اعظم آپ (ﷺ) تھے
جو ہے نبی (ﷺ) کا اُمّتی، مت کرے بُزدلی کی بات
شہرِ حضور (ﷺ) کو چلو تم تو زبان بند ہو
بابِ کرم پہ تم کرو، آنکھ سے عاجزی کی بات
ہو گی مجھے بڑی خوشی، کر کے بروزِ حشر بھی
''اپنے نبیؐ کا تذکرہ' اپنے حضور (ﷺ) ہی کی بات''
یہ جو زبان و خامہ پر، مدحِ نبی (ﷺ) ہے مختصر
یہ ہے رشیدؔ روح کی، جان کی اور جی کی بات

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہے شبِ برات ہو یا ہو طُور ہی کی بات
کرتا رہوں گا روز و شب اپنے حضور (ﷺ) ہی کی بات

وردِ زباں سبھی کے تھا شہرِ نبی (ﷺ) میں چار سُو
"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"

عرشِ عظیم پر گئے جس دم حبیبِ کبریا (ﷺ)
پیشِ خدا تھی آپ (ﷺ) کے یومِ نُشُور ہی کی بات

جن کو تھی اُن سے دشمنی، ان کی نجات ہے کہاں
اِس کو قریب جانیے، گرچہ ہے دور ہی کی بات

کرنے لگے ہیں آج کل میرے نبی (ﷺ) کی خوبیاں
جن کے لبوں پہ تھی کبھی فسق و فجور ہی کی بات

اے میرے ربِّ کائنات! میری سنوار دے حیات
میری زباں پہ بھی رہے میرے حضور (ﷺ) ہی کی بات

حسرتؔ خوش نصیب بھی اُن ہی کے در کا ہے فقیر
جس کو ملی ہے فقر میں لطف و سُرُور ہی کی بات

محمد یونس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضُور (ﷺ) ہی کی بات"
سوچو تو ہے حقیقتاً ربِّ غفُور ہی کی بات

ہر اک جہاں کے نظم کا رحمتِ مصطفیٰ (ﷺ) سبب
مہر کی، ماہ کی روشنی آقا (ﷺ) کے نور ہی کی بات

ہو جو سمجھ تو دوستو! بعدِ کلامِ کبریا
مدحِ حدیثِ پاک ہے عقل و شعور ہی کی بات

قسمت جو ساتھ دے تو ہو سائرِ لامکاں کا ذکر
کرتے رہو گے کب تلک سینا و طور ہی کی بات

جب تک نہ آئے تھے نبی (ﷺ)، چاروں طرف تھی ابتری
دُنیا کی بہتری تو ہے ان کے ظہور ہی کی بات

حرفِ ثنائے قریہ و مسکنِ سرورِ جہاں (ﷺ)
دارُ الشّفا کی بات ہے، دارُ السُّرور ہی کی بات

نیند کی اور بات ہے، آنکھیں کھلی جو چاہئیں
دیدِ حضورِ پاک (ﷺ) ہے روزِ نُشُور ہی کی بات

خدمتِ نعت کی لگن مجھ کو رشیدؔ یوں لگی
دل کے وَرَق پہ ہے رقم نعت سطور ہی کی بات

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتا ہے دیکھو خود خدا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
قرآن میں ہے جابجا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
آدمؑ ہوں یا خلیلؑ ہوں یا ہوں مسیحؑ ناصری
کرتے رہے ہیں انبیاؑ میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
عرشِ بریں ہو، فرش ہو، صحرا ہو یا کہ گلستاں
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات''
دو ٹکڑے چاند ہو گیا، مومن عمرؓ بھی ہو گئے
مانی گئی ہے برملا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
ہوتی دُعا قبول ہے، صَلِّ عَلٰی جو ساتھ ہو
یعنی خدا ہے سُن رہا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
آئی ہے یہ حجاز سے، لائی ہے خوشبوئے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
دیکھو ہے کہ رہی صبا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
اے پھولؔ تم کرو ثنا، دیکھو بہاریں آ گئیں
تسکین بخش و جاں فزا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات

تنویر پھولؔ (نیویارک۔ امریکا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوش بیان و خوش نوا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
نطق و بیاں کا ارتقا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
مصدر و منبعِ صفا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
ہے تو ہے قولِ کبریا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
میں نے یہ کر لیا ہے طے، میرا وہی عزیز ہے
مجھ کو سنائے جو سدا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
ان کی سِیَر کو دیکھ لو، کرتے رہے ہیں دوستو!
سارے صحابہؓ اولیاءؒ میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کیف و کم، کرتا ہے یوں قلم رقم
میرا ہے اصل مُدّعا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
میں بھی سنوں بہ انہماک، مجھ کو سنا حدیث پاک
جب بھی بتا، مجھے بتا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
آج ہو یا ہو میرا کل، اک ہے وظیفہ، اک عمل
ہے جو لبوں پہ مرحبا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
ان میں تفاوتوں سے بچ، دونوں ہی حق ہیں، دونوں سچ
کہ ہے غفورؒ کا کہا میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات
کرتے ہیں جانور، بشر، جن، ملک، شجر، حجر
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات''
ٹھہری رشیدؔ جان میں، آئی جو میرے کان میں
ہاتفِ غیب کی صدا، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شامل ہے وہ درود میں، کرتی ہے خود خدا کی ذات
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات''

لوح و قلم ہو، عرش ہو، قدسی ہوں یا کہ انس و جاں
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات''

رنج و الم میں بے گماں دل کو مرے سکون دے
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات''

دُنیا کو امن چاہیے، لازم ہے دل سے وہ کرے
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات''

پژمُردہ پھولؔ جب ہوا، شاداب اس کو کر گیا
''میرے نبیؐ کا تذکرہ، میرے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی بات''

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ذکرِ تخت و تاج ہے، نہ ہے شہنشہی کی بات
مُدام ہے زبان پر فضیلتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات
وہ کم نصیب ہیں مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بے خبر
جو کر رہے ہیں سیّدُ الامم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہمسری کی بات
بڑھو حجاز کی طرف، یہی ہے آبروئے جاں
چلو درِ حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر یہی ہے بہتری کی بات
درود پڑھ سلام پڑھ، ادب سے صُبح و شام پڑھ
یہ خوشبوؤں کا سلسلہ، یہی ہے روشنی کی بات
طلب کرو متاعِ فقر سرورِ دو کون (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
کرو نہ ذکر فخر کا، کرو نہ برتری کی بات
گدائے مجتبیٰ ہُوں مَیں، غلامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں مَیں
سو کس لیے کروں سنوں غرورِ قیصری کی بات
''عَبْدُہٗ'' بتا رہا ہے، آپ خاص عبد ہیں
سو اُن کی منزلت نہیں ہے عام بندگی کی بات
جو اُن کی راہ پر چلیں تو سب مصیبتیں ٹلیں
ہر ایک غم کو مات ہو، نصیب ہو خوشی کی بات
غبارِ جادۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رول دیں حیات کو
قسم خدا کی ہے یہی عروج و برتری کی بات

سکونِ قلبِ مضمحل، قرارِ جانِ مضطرب
"مرے نبیؐ کا تذکرہ، مرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"

کبھی خدا کی حمد ہے، کبھی نبی (ﷺ) کی نعت ہے
اسی پہ ختم ہے مری تمام شاعری کی بات

خدا نے کر دیا بلند، خدا نے کی ہے خود پسند
"مرے نبیؐ کا تذکرہ، مرے حضور (ﷺ) ہی کی بات"

اُٹھے جو دستِ مصطفیٰ (ﷺ) تو سب کے حق میں کی دُعا
زبان جب بھی وا ہوئی تو کی ہے بہتری کی بات

نظر جدھر بھی ہے اُٹھی، ملی انھی کی روشنی
لگائے کان جس طرف، سُنی ہے بس انھی کی بات

انھی کا اُسوۂ حسیں، ہے رہنمائے دو جہاں
معاملہ وہ موت کا ہو یا کہ زندگی کی بات

زبیرؔ نازشؔ اُن کی یاد میں بھی ہے سلامتی
نبی (ﷺ) کا ذکرِ خیر بھی ہے امن و آشتی کی بات

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

سید ہجویر نعت کونسل

کا

۲۷واں (۲۰۰۸ کا پہلا) حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

۳ جنوری ۲۰۰۸ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال، ناصر باغ، لاہور

صاحبِ صدارت: محمد ابراہیم عاجز قادری

مہمان خصوصی: محمد یونس حسرت امرتسری

مہمان شاعر: قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

قاریٔ قرآن/ ناظم مشاعرہ: راجا رشید محمود
چیئرمین "سید ہجویر نعت کونسل"
صدر "ایوانِ نعت رجسٹرڈ"
جنرل سیکرٹری "مجلسِ سخن رجسٹرڈ"
معتمدِ عمومی: انجمن خادمانِ اردو
رکنِ مجلسِ عاملہ، مجلسِ قائدِ اعظمؒ پاکستان

مصرعِ طرح:

"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"

شاعر:

لطفؔ بریلوی

۲۰۰۸ کا پہلا حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"

لطف بریلوی۔ صفحہ ۳۹

حمدِ باری تعالیٰ

"عالم، آدم، اعظم" قوافی۔ "کا" ردیف

"پر، نگر، معتبر" قوافی۔ "چمکا" ردیف

غیر مردّف نعتیں

"چمکا، مہکا، لپکا" قوافی / "کا" قافیہ

گرہ بند نعت

نعتیہ سانیٹ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑا نور قدم جس وقت اُس خورشیدِ عالم کا
ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا

مَیں دل سے والہ و شیدا ہوں اُس سردارِ عالم (ﷺ) کا
کہ جس کے صدقے سے رتبہ بڑھا اولادِ آدم کا

یہ کس کے قدِّ بالا کے الم میں جان دی میں نے
کہ پہنچا عالمِ بالا تلک غُل میرے ماتم کا

نبی (ﷺ) کے حسن پر کیا مال و زر ہے نقدِ جاں دے دوں
وہ قاروں تھا، بنا جو بندۂ بے دام درہم کا

ہر اک مضمونِ عالی عالمِ بالا سے لاتے ہیں
عمل ہے شاعروں کے پاس بے شک اسمِ اعظم کا

خیالِ کعبۂ ابروئے حضرت (ﷺ) ہے دمِ مُردن
عوض کوثر کے، اے حورو! پلاؤ آبِ زمزم کا

ہوئی اے لطف رُویت عالمِ رؤیا میں حضرت (ﷺ) کی
ہُوا بیدار بختِ خفتہ، کوکب بخت کا چمکا

لطف بریلوی

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

خدایا حاکمِ مطلق ہے تو ہر ایک عالم کا
جھکا ہے سر تری سرکار میں ہر دارا و جم کا
گدائے بارگاہِ پاک ہوں، مارا ہوا غم کا
بھرم رہ جائے یا رحمٰن! میرے دیدۂ نم کا
شبِ اسریٰ تری قدرت کے سب نے معجزے دیکھے
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
زمین و آسماں کا نور ہے تُو خالقِ اکبر!
تری عظمت کہ تو معبود ہے نورِ مجسّم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
شرف ہر عبد کا ہے بندگی مولائے کُل! تیری
تری حمد و ثنا اعزاز ہے ہر ابنِ آدم کا
قضا و قدر اک تعبیر ہے تیرے ارادوں کی
نظامِ ہست و بود اظہار ہے اک امرِ محکم کا
کھڑا ہے خیمۂ افلاک حرف "کُن" کی قوّت سے
یہ فرشِ خاک آئینہ ہے تدبیرِ منظّم کا
مدارِ زندگی ہے اک ترے ذکرِ مسلسل پر
یہ دنیا چار دن کی ہے، بھروسا کچھ نہیں دم کا
مجھے شہزادؔ اس کے لطف کی اُمّید رہتی ہے
کہ میں ہوں بندۂ ناچیز اُس رحمٰن و ارحم کا

شہزادؔ مجددی (لاہور)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

جو نورِ خالقِ ارض و سما شام و سحر چمکا
تو پھر اس نور ہی سے قریہ قریہ ہر نگر چمکا
اسی کی جلوہ افشانی مکان و لامکاں میں ہے
ضیا پاشی سے اس کی ہی یہ ارضی مستقر چمکا
رضائے مولا مل جائے جسے، وہ بخت آور ہے
نصیب اس بندۂ خاکی کا رُوئے خاک پر چمکا
زمینوں آسمانوں میں وہی ہے جلوہ گر ہر سُو
اسی نورِ ازل سے ہر جہانِ بحر و بر چمکا
نجوم و ماہ کی شمعیں ہیں اس کے نور سے روشن
دلِ ہر بندۂ مومن بھی اس سے سر بہ سر چمکا
وہی کرتا سرِ شب ہے فلک پر قمقمے روشن
اور اس کے اِذن ہی سے سُو بسُو نورِ قمر چمکا
ہے نورِ ربِّ عالم جلوہ گستر سارے عالم میں
تجلّی سے اسی کی نجمِ تقدیرِ بشر چمکا
یہ کس نورِ مبیں کی آمد آمد ہے سرِ بطحا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
ہوائے رحمتِ باری چلی نیّرؔ جو گلشن میں
تو اس خاکسترِ جاں میں محبّت کا شرر

ضیا نیّرؔ (لاہور)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

بِنا مرضی تری یارب! جہاں میں کچھ نہیں ہوتا
جہاں میں جو بھی کچھ ہے، سب کا سب محتاج ہے تیرا
ہمیشہ سے ہے تو ہی اور ہمیشہ ہی رہے گا تو
قدیم و باقی و محیِ تری ہی شان ہے مولا!
وہی پائے گا جنّت، تو کرم فرمائے گا جس پر
وہی جائے گا دوزخ میں، غضب جس پر ترا ہو گا
رہے میری زباں بھی تر ہمیشہ ذکر سے تیرے
مرا دل بھی رہے آباد تیری یاد سے مولا!
عطا فرما اماں مجھ کو شرورِ نفس سے یارب
مجھے بہکا رہا ہے راہِ حق سے نفسِ امّارہ
مرا ظاہر، مرا باطن، الٰہی! ایک ہو جائے
ریاکاری کی لعنت سے حفاظت تُو مری فرما
چلا مجھ کو بھی سیدھے راستے پر ان کے صدقے میں
اے ربِّ مصطفیٰ (ﷺ) انعام جن جن پر ہُوا تیرا
دعا یارب! ہے تجھ سے یہ، قبول اس کو بھی فرما لے
ولائے مصطفیٰ (ﷺ) کا ہو عطا مجھ کو بھی سرمایہ
یہ عاجز گرچہ غافل بھی ہے، عاصی بھی ہے، مجرم بھی
الٰہی بخش دے اس کو بفیضانِ شہِ والا (ﷺ)

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

خدائے پاک ہے ذات و صفات و شان میں یکتا
نہ تھا کوئی، نہ ہے کوئی، نہ ہو گا کوئی اُس جیسا
ازل سے وہ ہے جیسا تا ابد ویسا رہے گا وہ
خدا کی شان و عظمت میں تغیّر آ نہیں سکتا
زمین و آسماں میں ہے حقیقی سلطنت اس کی
وہی ہے قادرِ مطلق، وہی ہے حاکمِ اعلیٰ
یہ سورج، چاند، تارے، کہکشائیں اس پہ ہیں شاہد
کہ نظمِ کائنات اللہ کی مرضی سے ہے چلتا
خدائے لم یزل کی یہ بھی شانِ بے نیازی ہے
جسے چاہے وہ بیٹی دے، جسے چاہے وہ دے بیٹا
وہ ظاہر ہو کے باطن ہے، وہ باطن ہو کے ظاہر ہے
خدا ہے کیا، معمّا یہ سمجھ میں آ نہیں سکتا
مُقدّس ہے، مُنزّہ ہے، مُبرّا ہے، مُعرّا ہے
ہر اک نقصان سے ذات و صفات و عظمتِ مولا
ہر اک شے جو ہے از تحت الثّریٰ تا فوقِ عرشِ پاک
ثنائے ربِّ ہر عالم میں ہے مصروف ہر لمحہ
ولی ہو، غوث ہو، ابدالؒ ہو یا وہ پیمبرؑ ہو
بلا اذنِ خدا کوئی تصرُّف کر نہیں سکتا
بنایا مصطفیٰ (ﷺ) کو اُس نے اپنا مظہرِ کامل
خدا کا ہے وہی منکر، کرے انکار جو اُن کا
مقامِ شکر ہے عاجز کہ رب نے وہ نبی (ﷺ) بخشا
کہ جس کا کُل خدائی میں نہیں ہے کوئی ہم پایہ

محمد ابراہیم عاجز قادری

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

خدا شب کو فلک پر چاند تاروں کو ہے چمکاتا
وہی کرتا ہے دن کے وقت سورج کو درخشندہ
وہ لاریب و گماں دُنیا کا خالق اور مالک ہے
وہی ہے اپنی سب مخلوق کو روزی عطا کرتا
سمندر، کوہ، میداں، گلستاں اس نے بنائے ہیں
کیا اس نے زمین اور آسمانوں کو بھی ہے پیدا
فرشتے، جن، بشر، حیواں، سبھی ہیں اس کی خلقت میں
شریک اس کا نہیں کوئی، وہ واحد اور ہے یکتا
یہ دُنیا اور مافیہا فنا ہو جائیں گے اک دن
مگر وہ ہے ازل سے تا ابد زندہ و پائندہ
وہ خلّاقِ جہاں ہے اور لائق ہے عبادت کے
بجز اس کے، نہیں ہرگز کسی کو بھی روا سجدہ
قلم سب پیڑ اور سارے سمندر روشنائی ہوں
احاطہ پھر بھی ناممکن ہے اس کے سارے وصفوں کا
اطاعت جو بشر کرتا نہیں فرمودۂ رب کی
بلاشک رب اسے ایندھن بنائے گا جہنم کا
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے بنایا ہے
وہی ہے کامراں، کر لے جو ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رہنما اُسوہ
جہانِ "کُن" میں جو ہوتا ہے، سب معلوم ہے اس کو
کہ اس کے حکم کے بن پیڑ سے پتا نہیں گرتا
خدا کی حمد کر سکتا نہیں میں حافظؔ احقر
کہ وہ خالق ہے دریاؤں کا، میں قطرہ ہوں ادنیٰ سا

حافظ محمد صادق (لاہور)

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

خدا ہے ظاہر و باطن کی ہر شے جاننے والا
وہی معبودِ برحق ہے، وہی ہے لائقِ سجدہ
وہی ہے صاحبِ قدرت، وہی ہے صاحبِ غلبہ
قوانین اس کے جو ہیں، وہ انھیں بدلا نہیں کرتا
نہیں ممکن کسی کا، اس کی کُنہِ ذات کو پانا
خیال اِس باب میں سب کا ہے عاجز اور درماندہ
خدا ہے، جو ہے ادراک و تصوّر سے کہیں بالا
رگِ جاں سے جو ہے نزدیک تر، آنکھوں سے پوشیدہ
جہاں کے فلسفی کرتے رہے ہیں کاوشیں کیا کیا
خدائے پاک حدِ عقلِ انساں میں نہیں آیا
خدا نے "کُن" کہا اور سب عوالم کر دیئے پیدا
بغیرِ حکمِ خلّاقِ جہاں پتّا نہیں ہلتا
خدائے واحد و قدّوس و مُقسِط کا کوئی بندہ
عنایاتِ اُلوہی کا احاطہ کر نہیں سکتا
زمانہ ہو رہا ہے مستفید اس سے، مگر حاشا
خزانہ رحمت و شفقت کا رب کی، کم نہیں ہوتا
وہ جو مالک ہے ہر شے کا، ہے خالق لفظ و معنیٰ کا
ہماری جان ہے اس ربِّ عالم کی عطا کردہ
حواسِ خمسہ کا بندوں کو رب نے دے دیا تحفہ
نہیں تو سارے "اَبکَم" تھے، نہیں تو سارے تھے "اَعمیٰ"

ہر اک کام اس کا ہر اک نقص سے ہے پاک اور بالا
تکبّر صرف ذاتِ خالقِ عالم کو ہے زیبا

کیا ہے باقی و قیوم و قادر ہی نے سب پیدا
نظر جو اختلاف آتا ہے الوان و طبائع کا

فرشتوں کی زبانوں پر بھی ہے اُس شخص کا چرچا
گزرتا ہے خدا کی بندگی میں جس کا ہر لمحہ

بُتوں سے کر دیا سرکارِ والا (ﷺ) نے صفا کعبہ
کہ بیتُ اللہ آخر کب تلک بیتُ الصنم رہتا

رقم کرتے ہوئے نعتیں، ہُوا جو حمد کا القا
تو میں نے بھی ثنائے خالقِ عالم کو اپنایا

کہیں یہ خواب اس کے نام لیواؤں کا ہُوا پُورا
جہاں میں مالکِ عالم کے دینِ حق کا ہو غلبہ

زمیں پر کبریا نے جب حبیبِ پاک (ﷺ) کو بھیجا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"

بُتانِ حرص سے محمود اس کو پاک ہی رکھنا
جو کعبہ دل کا ہے، یہ بھی تو ہے گھر ربُّ العزّت کا

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ احساں سب پہ ہے خیرالبشر (ﷺ) کا، فخرِ آدم کا
کیا آسان طے کرنا جہاں کی راہِ پُرخم کا

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ ان کے ہمراہی
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"

وہی فوقِ مسیحا، بے کسوں کے والی و آقا (ﷺ)
ہمارا قلبِ بسمل منتظر ہے ان کے مرہم کا

خطائیں بخشوا دیں روزِ محشر حق تعالیٰ سے
یہی کہنا ہے آقا (ﷺ) آپ سے اِس چشمِ پُرنم کا

ثناگوئی سے پائی حضرتِ حسّانؓ نے عزّت
بڑا ہے مرتبہ مدّاحِ سرکارِ دوعالم (ﷺ) کا

سلاطینِ جہاں بھی گردنیں اپنی جھکاتے ہیں
بھلا کہنا ہے کیا آقا (ﷺ) کے دربارِ مکرّم کا

ہُوا تھا حکم، موسیٰ کو "اتارو جوتیاں اپنی"
بڑھایا رتبہ نعلینِ نبی (ﷺ) نے عرشِ اعظم کا

زہے قسمت کہ ان کا نام دل پر نقش ہے میرے
مِرے دل کا نگینہ اسمِ آقا (ﷺ) ہی سے ہے دمکا

گلستانِ مدینہ میں بہا اے پھول تو آنسو
بڑا ہے مول اس در پر تری آنکھوں کی شبنم کا

تنویر پھول (نیویارک)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور (ﷺ) آئے، نصیبا جگمگایا سارے عالم کا
''ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا''
بجا لانے سے تعظیمِ درِ حضرت (ﷺ) جو ملتا ہے
کوئی دیکھے علوِ مرتبت گردن کے اُس خم کا
کرم رکھا مرے سرکار (ﷺ) نے دُنیا و عقبیٰ میں
بھرم رکھا مرے آقا (ﷺ) نے میرے دیدۂ نم کا
امامت کے لیے بیتُ المقدس میں امام آیا
مسیحؑ و نوحؑ کا، ایوبؑ کا، موسیٰؑ کا، آدمؑ کا
کسی مُنکر کی گیدڑ بھبکیوں سے ہم نہیں ڈرتے
نبی (ﷺ) کے معجزوں کا ذکر کرنے پر تو مت دھمکا
ثنائے مصطفیٰ (ﷺ) اپنا وظیفہ رکھ سدا نازشؔ
ملے گا حشر میں سایہ تجھے آقا (ﷺ) کے پرچم کا

محمد حنیف نازشؔ قادری (کامونکے)

....

اِدھر اسم گرامی لب پہ ہے فخرِ دوعالم (ﷺ) کا
اُدھر افلاک پر ہے زمزمہ ''صَلِّ وَسَلِّمْ'' کا
مجھ ایسے کو بھی ٹھہرایا ہے مَورد لطفِ پیہم کا
بھرم رکھا شہِ خوباں (ﷺ) نے میرے دیدۂ نم کا

یہ اک انداز تھا خیرُالوریٰ (ﷺ) کے خیر مقدم کا
زمینِ شور سے جاری ہوا چشمہ جو زم زم کا
عجب اعجاز ہے صَلِّ عَلٰی ذکرِ معظّم کا
شفا بخشی، دیا ہے کام زخمِ دل کو مرہم کا
سعادت دیکھیے میری، میں ان کا نام لیوا ہوں
پھریرا عرش پر لہرا رہا ہے جن کے پرچم کا
خدا کی دوستی مشروط ہے اُن کی اطاعت سے
وہ بندہ کیا ہے جو تابع نہیں فرمانِ محکم کا
خدا کی بارگاہِ خاص تک ان کی رسائی ہے
وسیلہ ہیں وہی موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور آدمؑ کا
قیامت تک وہی ہیں پیشوا اور رہنما سب کے
اثر ہے ہر جہاں میں اُسوۂ خُلقِ مجسّم کا
شبِ معراج نعلینِ شہِ کونین (ﷺ) کے صدقے
''ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا''
یہ اک اعزاز ہے شہزادؔ بھاری سب فضائل پر
کہ میں ہوں اُمّتی اللہ کے محبوبِ اعظم (ﷺ) کا

شہزادؔ مجددی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظیم اخلاق رکھا رب نے محبوبِ مکرّم (ﷺ) کا
تھا منظورِ خدا رکھنا بلند آقا (ﷺ) کے پرچم کا
کرشمہ یہ بھی اک تھا یادِ سرکارِ دوعالم (ﷺ) کا
کرم دیکھا جو لوگوں نے بھری پلکوں پہ شبنم کا
سحابِ لُطف و رحمت کا ترشّح آئے گا سر پر
درِ سرور (ﷺ) پہ آوازہ تو پہنچے چشمِ پُرنم کا
نسیمِ شہرِ طیبہ لازماً پہنچے گی گلشن میں
چمک تو عارضِ گل پر دکھائے قطرہ شبنم کا
رہا نعتِ نبی (ﷺ) انجام میری زندگانی کے
ہر اک لحظے کا، ہر لمحے کا، ہر پل کا، ہر اک دم کا
اگر سرکار (ﷺ) کے لطف و عنایت پر بھروسا ہو
تو کیا خطرہ لحد کا، حشر کا، نارِ جہنم کا
مجھے طائف، اُحد اور فتحِ مکّہ یاد آئیں گے
کروں گا ذکر جب سرکارِ (ﷺ) کے عزمِ مصمّم کا
خُورونوش اپنی تھی خوش ذائقہ بے حد مدینے میں
کھجوروں کا تھا کھانا اُس جگہ، پینا تھا زمزم کا

یہاں سانسیں جو رکھے گا درودِ پاک سے واصل
ہدف محشر میں ہو گا وہ نبی (ﷺ) کے لطفِ پیہم کا
بشر کی شکل میں رب نے نبی (ﷺ) کے نور کو بھیجا
مقدّر اوج پر پہنچا دیا اولادِ آدم کا
نبی (ﷺ) نے حکمِ اذنِ باریابی کر دیا جاری
جو دیکھا ہجرِ طیبہ میں بھرے دل پر اثر غم کا
ہمیں جب گود میں لے گی بقیعِ پاک کی مٹی
اثر احباب دیکھیں گے ہمارے عزمِ مُحکم کا
جُونہی آئے قدم محمودؔ آقا (ﷺ) کے، مدینے میں
"ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا"
سخاوت کی صفت محمودؔ اتنی تھی پسندیدہ
کہ سر ڈھانپا حبیبِ کبریا (ﷺ) نے بنتِ حاتم کا

راجا رشید محمودؔ

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ہمارے بھی مقدر کا ستارہ اوج پر چمکا
سراپا نور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آتے ہی اندھیرے کا نگر چمکا
ازل کیا ہے، ابد کیا ہے، انھی کے نقشِ پا ٹھہرے
کوئی آغاز پر چمکا، کوئی انجام پر چمکا
وہ آئے تو ستاروں کے بدن میں روشنی آئی
ہر اک ذرہ انھی کا روئے روشن دیکھ کر چمکا
درودِ پاک کے نغمات ہی سے انقلاب آئے
تخیل ہی تخیل میں مدینے کا سفر چمکا
خدا جانے کہاں سے روشنی کے چشمے پھوٹے ہیں
انھیں سوچا تو میرے قلب کا ہر ایک در چمکا
انھوں نے صُفّہ کو تعلیم کا مرکز بنایا تھا
اسی تعلیم سے آخر تعلّم کا نگر چمکا
انھی کو دیکھتے رہنے پہ دونوں متفق ٹھہرے
نگاہِ معتبر چمکی کہ قلبِ معتبر چمکا
خدا کا نام دنیا میں چمکتا ہے مگر سوچو
خودِ اس کے نام پر چمکا کہ ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام پر چمکا
محمدؐ کی غلامی کا شرف جس کو ملا رزمیؔ
کبھی وہ فرش پر چمکا، کبھی وہ عرش پر چمکا

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

خدا کی رحمتوں کا مہرِ زرگستر اُدھر چمکا
اِدھر کم مایہ کے نخلِ تمنّا پر ثمر چمکا
جمی تھی گردِ گمراہی کی نخوت ایک مدت سے
رُخِ خیرُالبشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شیشۂ فکرِ بشر چمکا
دیارِ کفر کی بنجر زمیں سے کہکشاں پھوٹی
سحابِ رحمتِ یزداں فلک پر اِس قدر چمکا
قدومِ صاحبِ معراج (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی معجز نمائی پر
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
اجالوں کے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب اجالے بانٹنے آئے
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
دریچے چرخ نے وا کر دیئے نورِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
مرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کی ہے غم کدے میں جلوہ فرمائی
تلطّف کی شعاعوں سے مرا تاریک گھر چمکا
تڑپ کر درد و غم میں "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کہا جس دم
مری آہ و فغاں میں دفعتاً حُسنِ اثر چمکا
شبِ فرقت سرِ مژگاں دیئے کیا جھلملائے ہیں
سحر دم دید کا سورج نظر کے بام پر چمکا
دعا کو پیرہن "صَلِّ عَلٰی" کا میں نے پہنایا
عبارت کا ہر اک نقطہ باندازِ قمر چمکا

ضیا پرور ہے جس کے سینے میں قندیل نعتوں کی
خدا شاہد اسی کا راہِ عقبیٰ میں سفر چمکا
نبی (ﷺ) کے حسنِ سیرت سے حمید ایوانِ چشم و دل
اندھیروں کی رُتوں میں تھا مگر مثلِ سحر چمکا

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

...

لیا جب نام ان (ﷺ) کا باوضو تو گھر کا گھر چمکا
بحمد اللہ! مجھ ناچیز کا رنگِ ہنر چمکا
وہ آئے تو زمانے کا بھی اندازِ نظر چمکا
یہی محسوس ہوتا ہے کہ صدیوں کا سفر چمکا
محافل ان (ﷺ) کی آمد پر سجائیں اہلِ عالم نے
ہر اک اہلِ نظر کا پھر سے اندازِ نظر چمکا
سرِ افلاک جب ماہِ منورؐ (ﷺ) کے قدم پہنچے
ملائک کی زباں پر تھا' ستاروں کا نگر چمکا
تلطُّف کی نظر ان پر پڑی تو یوں لگا مجھ کو
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
میں ان کے روضۂ اطہر کو اِن آنکھوں سے پھر چوموں
مُقدّر اے مرے مولا! مرا بارِ دگر چمکا!
درودِ پاک پڑھتا ہوں مَیں راتوں کے اندھیرے میں
اسی باعث مرا سجّاد ہے خوابِ سحر چمکا!

پروفیسر سجاد مرزا (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر جب شب کدے پر کی ہے' مانندِ سحر چمکا
جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) سے آمنہؓ کا سارا گھر چمکا
کبھی عرشِ بریں چمکا' کبھی خضرا کا در چمکا
جہاں پہنچے رسولؐ اللہ (ﷺ)' وہ شہر نظر چمکا
رسولِ آخری (ﷺ) نے نور زا نظروں سے جب دیکھا
اندھیروں کے دیاروں میں اجالوں کا نگر چمکا
محمد (ﷺ) فرشِ پستی سے گئے جب عرشِ رفعت پر
قمر کی رہگزر چمکی ہے' سورج کا سفر چمکا
رسولِ خیر (ﷺ) نے جب خیر کے انوار برسائے
شبِ ظلمت کی انگنائی میں خورشیدِ سحر چمکا
اجالے آسمانوں سے زمینوں پر اتر آئے
محمد (ﷺ) کی تجلّی کا نگاہوں میں اثر چمکا
فسُردہ باغِ ہستی سے جو گزرے رحمتِ عالم (ﷺ)
مرے نخلِ ارادت پر طریقت کا ثمر چمکا
جسے پیارے نبی (ﷺ) نے پیار سے اک بار دیکھا ہے
تو اس ذرے کے دل میں جلوۂ شمس و قمر چمکا
جو پائے صاحبِ معراج (ﷺ) کے تلوے کی زینت تھا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
جو پائے مصطفیٰ (ﷺ) کا آبلہ پھُوٹا ہے طائف میں
تو ہر قطرہ لہو کا بن کے فردوسِ نظر چمکا

اُجالوں کی طرح گزرے ہیں جب محبوبِ سُبحانی (ﷺ)
تو منزل بن کے جنگل میں ریاضِ رہ گزر چمکا
ازل کے نور نے جس وقت کی ہے جلوہ فرمائی
زمیں کا ذرّہ ذرّہ صُورتِ لعل و گہُر چمکا
نبی (ﷺ) کی جلوہ آرائی ہوئی جب دونوں عالم میں
زمیں چمکی، فلک چمکا، خطِ زیر و زبر چمکا
بشیرؔ آقا (ﷺ) نے چھڑکا ہے جہاں خونِ جگر اپنا
وہیں باغِ شریعت میں حقیقت کا شجر چمکا

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

محمد مصطفیٰ (ﷺ) آئے، جہاں کا ہر نگر چمکا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
ستاروں کی طرح چمکے سبھی ان کے صحابہؓ بھی
کوئی بن کر علیؓ چمکا، کوئی بن کر عمرؓ چمکا
زمیں والے یہاں چمکے فلک والوں سے بھی بڑھ کر
جسے ایمان ہے آقا (ﷺ) پہ، وہ جنّ و بشر چمکا
رسولِ پاک (ﷺ) پر اترا کلامِ کبریا روشن
ہر اک لفظ اس کا آقا (ﷺ) کی زبانِ پاک پر چمکا

پروفیسر محمد جعفر قمر سیالوی (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ زائرِ طیبہ میں گنبد، سبز سر چمکا
سرِ شاخِ نہالِ دل عقیدت کا ثمر چمکا
جدا کر کے دکھایا آپ (ﷺ) نے حق اور باطل کو
ہر اک فرمان لافانی میانِ خیر و بشر چمکا
تھی عالم تاب تابانی کفِ پائے پیمبر (ﷺ) کی
بہر پہلو ابو ایّوب انصاریؓ کا گھر چمکا
مری جاذب نگاہِ التفات آقا (ﷺ) نے فرمائی
ستارہ میری قسمت کا سرِ مژگانِ تر چمکا
چمک اٹھے تصوّر میں حروف اسمِ محمد (ﷺ) کے
پھر ان کے نور کی برسات سے دل کا نگر چمکا
شبِ معراج نے اک معجزہ یوں بھی دکھایا ہے
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
حریمِ ذات میں "صَلِّ عَلیٰ" کی روشنی پھیلی
مرے دل میں دیا یادِ نبی (ﷺ) کا رات بھر چمکا
مظاہر تھے کمالاتِ شہِ کونین (ﷺ) کے سارے
دمِ عیسیٰؑ ہُوا ظاہر، یدِ بیضا اگر چمکا
نہ چمکا ہے، نہ چمکے گا کوئی شہزادؔ اس دھج سے
جہاں میں آمنہؓ کا جس طرح نورِ نظر چمکا

شہزادؔ مجددی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) گزرے جدھر سے بھی، غبارِ رہگزر چمکا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
بلالِ حبشیؓ کو "آقا" بنایا اپنی نسبت سے
جو در پر آ گیا، بن کر وہ بندہ خوب تر چمکا
ہوا میلادِ احمد (ﷺ) سے ہمارا بخت روشن تر
ستارہ آپ (ﷺ) کے آنے سے اپنا اوج پر چمکا
درِ سرکار والا (ﷺ) سے زمانوں نے چمک پائی
ہر اک لمحہ انھی کے دم سے ہے مثلِ قمر چمکا
رسولِ پاک (ﷺ) سے معراجِ علم و فن ملا ہم کو
انھی کے نقشِ پا سے ہے ہر اک اوجِ ہنر چمکا
درودِ پاک سے پائی اجابت سب دعاؤں نے
تمنّا کے شجر پر آرزو کا ہر ثمر چمکا
تجلّی جو شبِ اسرٰی رسولِ حق (ﷺ) نے دیکھی تھی
اسی کا ایک پرتو طور پر بن کر شرر چمکا
خدایا حاضریٔ طیبہ سے چمکا نصیبا ہے
دُعا ہے اب مری تجھ سے، اسے بارِ دگر چمکا!
ریاضِ نعت سے ہر لمحہ چُن پاؤں گلِ مدحت
خدایا گلشنِ مدحت کے سب نخل و شجر چمکا

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیا بن کر نبی (ﷺ) کی نعت کا دل میں قمر چمکا
اسی نسبت سے میرے دل میں طیبہ کا نگر چمکا
جو یارِ غار بن کے دامنِ رحمت میں آ بیٹھا
اُسے عزّت خدا نے دی، وہ بن کر معتبر چمکا
مٹی ہر تیرگی اور روشنی پھیلی جہانوں میں
خدا کے فضل سے مکّے میں جب نورِ قمر چمکا
برستی ہے جہاں رحمت خدائے پاک کی ہر دم
چراغِ گنبدِ خضرا وہاں آٹھوں پہر چمکا
سجائی جب کبھی بھی محفلِ نعتِ نبی (ﷺ) گھر میں
معطّر دل کا ہر گوشہ ہُوا اور سارا گھر چمکا
جسے نسبت ہوئی حاصل شفیعِ روزِ محشر (ﷺ) کی
غلامِ سرورِ کونین (ﷺ)، وہ شام و سحر چمکا
گدائے مصطفیٰ (ﷺ) ہونا بڑا اعزاز ہے طاہر
سعادت مل گئی جس کو اِدھر چمکا، اُدھر چمکا

طاہر سلطانی (کراچی)

....

جو حرمت پر پیمبر (ﷺ) کی مِٹا، ہو کر اَمر چمکا
لحد کی تیرگی میں اس کا چہرہ، اس کا سر چمکا
جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) سے قریۂ ایماں اگر چمکا
تو پھر اس نور سے ہی بندۂ مومن کا گھر چمکا

چلا تھا جانبِ ارضِ حرم جب زائرِ طیبہ
تو اُس کا چہرۂ گلگوں بہ ہنگامِ سفر چمکا

میسّر ہو گئی جس کو غلامی سرورِ دیں (ﷺ) کی
تو پھر اس کا مقدّر صُورتِ نورِ سحر چمکا

جو پھیلی روشنی رہبرِ رسالت (ﷺ) کی سرِ بطحا
تو پھر رُوئے زمیں کا گوشہ گوشہ سر بہ سر چمکا

انھی کے عارضِ پُرنور سے ضوگیر ہے عالم
فروغِ نورِ احمد (ﷺ) سے رُخِ شمس و قمر چمکا

ہوئے جب اپنے شیدائی کی جانب مُلتفِت آقا (ﷺ)
نظر سے آپ کی یہ عالمِ قلب و نظر چمکا

ہُوا جب جلوہ گستر چاند طیبہ کا زمانے میں
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

شبِ اسرا سرِ عرشِ معلّٰی جب حضور (ﷺ) آئے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

سلیقہ شعر گوئی کا نہ تھا مجھ میں کوئی نیّر
بفیضِ مدحتِ خیرالبشر (ﷺ) میرا ہنر چمکا

ضیا نیّر

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

زمیں چمکی، زماں چمکے، مکیں چمکے، نگر چمکا
نبی (ﷺ) تشریف لے آئے تو سارا بحروبر چمکا

ہوئے پیدا محمد مصطفےٰ صَلِّ عَلٰی جس دم
عرب کی سر زمیں چمکی، نظامِ خشک و تر چمکا

اندھیرے چھٹ گئے، ہر سُو اُجالا ہوگیا پل میں
خدا کے نور سے ہو کر بشر جب مُعتبر چمکا

زبانِ قلب سے جس نے پکارا ''یا رسُولَ اللہ (ﷺ)''
مقدّر اُس بشر کا چار سُو مثلِ قمر چمکا

محمد مصطفےٰ (ﷺ) کی نعت دیتی ہے سُکوں دل کو
کہ اُن کی نعت کی برکت سے مجھ سا بے ہُنر چمکا

نگاہِ مُرسلِ یزداں (ﷺ) ہوئی جس شخص پر حسرت
سیاہی دُھل گئی اُس کی، بشر وہ سر بسر چمکا

محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

جو چمکا تو فقط نعتِ پیمبر (ﷺ) کا ہُنر چمکا
مقدّر نعت گو کا جس کے باعث سر بسر چمکا

نظر آنے لگا اُس روشنی میں گنبدِ خضرا
مرا ذکرِ مدینہ پر جو آبِ چشمِ تر چمکا

مرے آقا (ﷺ) سے پہلے، ہر نبیؑ کا مہرِ رخشندہ
بہت چمکا جہاں میں، پر نہایت مختصر چمکا

وہ دل جس میں مدینے کی محبّت جاگزیں پائی
وہاں نقشِ کفِ پائے شہِ ہر بحر و بر (ﷺ) چمکا

نظر قدمین میں میری جُھکی تو اوج کو پایا
کیا جس وقت بھی صُفّہ پہ سجدہ، میرا سر چمکا

فقط اس کا سبب تھا اِتّباعِ سرورِ عالم (ﷺ)
کوئی کردار اس دنیائے آب و گِل میں گر چمکا

قبالہ رُستگاری کا ملا محشر کے دن ان کو
وہ جن آنکھوں میں اسمِ حضرتِ خیرُالبشر (ﷺ) چمکا

قُدومِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے لمسِ خوش کُن سے
منوّر خُور ہُوا، روشن ہوئے نجم اور قمر چمکا

سنواری آپ نے دنیا، تو کر دی عاقبت اچھی
نبی (ﷺ) کے دم سے استقبال و حالِ ہر بشر چمکا

ہمارے گھر کے کونوں کُھدروں میں نورانیت پھیلی
درودِ مصطفیٰ (ﷺ) کی روشنی سے گھر کا گھر چمکا

شبِ معراج نعلینِ پیمبر (ﷺ) کی وساطت سے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

نظر جس پر پڑی سرور (ﷺ) کے لطفِ بے نہایت کی
''ستارہ بن کے وہ ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

تھے بے عملی کے اندھیارے، مگر یادِ نبی (ﷺ) آئی
تو دنیائے دلِ محمود میں حسنِ سحر چمکا

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبینِ مصطفیٰ (ﷺ) کے نور سے ہر اک جہاں چمکا
انھی کی زلف کی خوشبو سے اک اک گلستاں مہکا
ہر اک شے پر نبی (ﷺ) کی ملکیت یوں بھی تو ہے ثابت
خدائے پاک نے ہر شے پہ ان کا نام ہے لکھّا
گدائی اس کے در کی کرتے ہیں شاہانِ دنیا بھی
بنا جو بھی گدا ہے سرورِ کونین (ﷺ) کے در کا
خدا جو کچھ بھی دیتا ہے، بدولت ان کے دیتا ہے
زمانہ کھا رہا ہے بالیقیں صدقہ محمد (ﷺ) کا
شبِ اسریٰ جو نعلِ پاک سے لپٹے تھے، ان میں سے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
مجھے مژدہ شفاعت کا ملا سرکارِ والا (ﷺ) سے
عذابِ نارِ محشر میں جونہی میری طرف لپکا
یہ ہے جائے ولادت اور وہ جائے سکونت ہے
ہمیں ہیں محترم دونوں، مدینہ ہو کہ ہو مکّہ
عقوبت ہی عقوبت ہو گی محشر میں مگر ہم کو
شفیعِ حشر (ﷺ) کے ہوتے ہوئے کوئی نہیں کھٹکا
ہُوا ہر مسئلہ حل، مشکلیں سب ٹل گئیں میری
درود ان پر پڑھا میں نے، کوئی جب کام ہے اٹکا
مرے آقا (ﷺ)! کھلا دے دل کے جو مرجھائے غنچے کو
مری جانب بھی ایسا آئے طیبہ سے کوئی جھونکا

بچا لیجے بچا لیجے مجھے بھی صدقۂ حسنینؓ
مجھے برباد کر دے گا شہا! یہ نفس کا دھوکا
زمین و آسماں کیا، عرش ہے زیرِ نگیں ان کے
زمانے بھر میں عاجزؔ چل رہا ہے ان کا ہی سکّہ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

محمد مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ کونین کے آقا
کہ بعد اللہ کے سب سے بڑا ہے آپ کا رتبہ
مُخاطب آپ (ﷺ) جب ہوتے، پگھل جاتے تھے دل سب کے
وہ شیریں گفتگو کرتے کہ دشمن ہوتا شرمندہ
وہی ہیں صاحبِ خُلقِ عظیم، اللہ کا فرماں
نہ پاؤ گے جواب آقا (ﷺ) کے تم حُسنِ تکلّم کا
نبی (ﷺ) کا خُلق اپناؤ، زمانہ آئے قدموں میں
نمونہ ہے مسلماں کے لیے سرکار (ﷺ) کا اُسوہ
وہی نورُالہدیٰ ہیں پھولؔ ایسی ضو فشانی دی
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے جانِ رحمت (ﷺ) سے لبِ مدحت سرا مہکا
خیالِ ماہِ طیبہ (ﷺ) سے جہانِ فکر و فن اُجلا
شہِ لولاک (ﷺ) نے اپنا قدم جب فرش پر رکھا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
جمالِ گنبدِ خضرا سمایا ہے نگاہوں میں
ذرا بھی اب مجھے کھٹکا نہیں تیرہ نصیبی کا
ہوئی ہے کشتِ جاں سرسبز و شاداب و ثمر آور
دل و دیدہ پہ ایسی شان سے ابرِ کرم برسا
زہے طالع! کہ مجھ پر بھی نگاہِ لطف ہے اُن کی
خوشا قسمت! کہ میں بھی ہوں گدائے کوچۂ آقا (ﷺ)
مدینے جا کے بِن مانگے بھی سب کچھ دان ہوتا ہے
نہیں ممکن کہ رہ جائے کوئی پیاسا لبِ دریا
مرادوں سے مرا دامانِ حاجت بھر گیا یکسر
زبانِ شوق پر جونہی شہِ بطحا (ﷺ) کا نام آیا
ثنائے صاحبِ قرآں (ﷺ) مرے افکار کا محور
سخن کا مقصدِ اولیٰ ہے نعتِ سرورِ والا (ﷺ)

قلم قاصر، زباں عاجز، خیال و فکر بھی ششدر
مقام ان کا حدودِ آگہی سے ہے کہیں اُونچا
وہ آئے، ذرّہ ذرّہ جگمگایا مہر و ماہ بن کر
وجودِ ظلمتِ شب نے لباسِ روشنی پہنا
جو صورت اُن کی انور ہے تو سیرت اُن کی اطہر ہے
منار اک نور کا ہے، ایک ہے تنویر کا دریا
بیاں کر اے زبانِ شوق توصیفِ شہِ عالم (ﷺ)
رقم کر اے قلم وصفِ مکینِ گنبدِ خضرا (ﷺ)
درود اُن پر سلام اُن پر، سلام اُن پر درود اُن پر
کہ جن کی یاد بھی خوشبو ہے، جن کا ذکر بھی جلوہ
کوئی بھی مرحلہ ہو دین و دُنیا کا، فقط وہ ہیں
مرے ملجا، مرے ماویٰ، مرے آقا، مرے مولا
بہ الطافِ رسولِ پاک (ﷺ) ہم خیر الامم ٹھہرے
نبی (ﷺ) کا فیضِ نسبت ہے عروجِ ملّتِ بیضا
ہمارا رہنما ٹھہرا نبی (ﷺ) کا اُسوۂ کامل
ہماری منزلِ مقصود نازشؔ اُن کا نقشِ پا

قاری غلام زبیر نازشؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گُلِ گلزارِ وحدت کو جو رب نے مکّہ میں بھیجا
تو صحرائے عرب کیا' گوشہ گوشہ دہر کا مہکا
قدم رنجہ جو فرمایا زمیں پر سرورِ دیں (ﷺ) نے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
بتاؤ تو سہی' کیسے نہ ہم بھیجیں درود اس پر
یتیموں' بے نواؤں' بیکسوں کو جس نے اپنایا
حبیبِ رب (ﷺ) کو جو بھیجے سلاموں کے سدا تحفے
اسے کیوں فکرِ دنیا ہو' اسے کیوں ہو غمِ عقبیٰ
نبی (ﷺ) پر جس نے بھی اک بار بھیجا ہے درودِ پاک
تو ہندسہ دس کا اس کے کام یارو! تین بار آیا
رہِ صدق و صفا پر ڈگمگائے جب قدم میرے
رسولِ رحمت و رافت (ﷺ) کا اُسوہ میرے کام آیا
رہوں کیسے نہ میں پڑھتا سلام اُن پر' درود اُن پر
رہا ہے جن کی رحمت کا مرے سر پر سدا سایہ
مرے آقا (ﷺ)! مرے عصیاں نظر انداز فرما دیں
کہ میں کردہ گناہوں پر سدا رہتا ہوں شرمندہ
قبولیّت کا ان کو بھی شہِ والا (ﷺ)! شرف بخشیں
بنا کر نعت کے پھولوں کے گلدستے جو ہوں لایا
بچا لیجیے! بچا لیجیے! بچا لیجیے! بچا لیجیے!
مرے آقا (ﷺ) نہ لے ڈوبے مجھے یہ نفسِ امّارہ

ذکی! جب گرمیٔ محشر سے پگھلے گا بدن میرا
تو اس بے سایہ کی رحمت کا ہو گا مجھ پہ بھی سایہ

رفیع الدین ذکی قریشی

....

مقامِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) ہے خَلق میں اعلیٰ
بلند و بالا ہے سب انبیاء سے آپ (ﷺ) کا پایہ
ازل سے تا ابد اُن کا نہیں ہے کوئی بھی ثانی
خدائے عزّ و جل ہی جانتا ہے آپ (ﷺ) کا رُتبہ
شفیعُ المذنبیں ہیں' رحمتہٌ للعالمیں وہ ہیں
وسیلہ سب گنہگاروں کا ہیں وہ آقا و مولا (ﷺ)
تمازت میں قیامت کی جو ہوں گے جان و تن بریاں
تو ایسے میں فقط ہو گا میسّر آپ (ﷺ) کا سایہ
یمِ رحمت جو پھُوٹا مبدءِ فیضِ ازل سے ہے
رہے گا تا ابد جاری وہ ٹھاٹھیں مارتا دریا
کوئی ہمسر نہیں ہے آپ کا سلطانِ دوعالم (ﷺ)
کہاں عظمت میں کوئی آپ جیسا ہے شہِ والا (ﷺ)
اثاثہ ہے حیاتِ دُنیوی کا ذکرِ پیغمبر (ﷺ)
ہے حُبِّ سرورِ عالم (ﷺ) مرا عقبیٰ کا سرمایہ
حضوری ارضِ طیبہ میں ہے دائم آرزو میری
تصوّر میں سدا رہتا ہے میرے گنبدِ خضرا
زمیں طیبہ کی ہے یوں رشکِ عرشِ بریں نیّر
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

ضیا نیّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد مصطفیٰ (ﷺ) بعد از خدا ہیں افضل و اعلیٰ
ہے شاہد ان کے رتبے پر کلامِ رب کی ہر آیہ
خدا کی رحمتوں کا مہبط و مصدر مدینہ ہے
تعالیٰ اللہ! اس کی عظمت و سطوت کا کیا کہنا
شبِ میلادِ سرور (ﷺ) نور کا تھا وہ حسیں منظر
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
ہوا میلاد آقا (ﷺ) کا تو دھرتی فخر سے جھومی
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
یہ میلادِ پیمبر (ﷺ) تھا کہ اک جشنِ مسرّت تھا
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
شبِ اسرا گئے جب حق سے ملنے کو مرے آقا (ﷺ)
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
کفِ پائے حبیبِ حق (ﷺ) کے فیضِ نور کے صدقے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
محمد مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ کے اک اشارے پر
ہُوا دو نیم ماہِ نصف مہ، سورج پلٹ آیا

حقیقت ایسے آقا (ﷺ) کی، کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
ہے جن کے در کا درباں، قائد و رہبر فرشتوں کا
بروزِ حشر چاندی ہو گی سب عصیاں شعاروں کی
کہ ہو گا ان کے ہاتھوں میں زرِ خالص شفاعت کا
غلامانِ نبی (ﷺ) کو حشر کا دن، عید کا ہو گا
کہ جی بھر کر تکیں گے سرورِ کونین (ﷺ) کا چہرہ
خدا کے ہاں مُسلّم ہے وجاہت سرورِ دیں (ﷺ) کی
پھرے وہ جس طرف، رب نے بنا ڈالا وہی قبلہ
جسے شہرِ محبّت طیبۂ اطہر میں۔ موت آئی
مُقدّر کا سکندر ہے تو وہ قسمت کا ہے دارا
ملے ہر سال توفیقِ سعادت رب سے نوری کو
عراق و شام کے رستے سے پہنچے طیبہ و بطحا

صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)

صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم

پڑا جس کو شہِ دیں (ﷺ) کے حسیں کردار سے پالا
دل و جاں سے ہُوا وہ آپ (ﷺ) کی سیرت کا گرویدہ
مہک نے جس کی مہکایا ہُوا ہے سارے عالم کو
وہی باغِ جہاں کے سرورِ دیں (ﷺ) ہیں گُلِ چیدہ
نبی (ﷺ) نورِ خدا تھے، جسم کا سایہ نہ تھا کوئی
مگر سارے جہاں پر آپ (ﷺ) کی رحمت کا ہے سایہ
جمال و حسن کی مظہر جہاں میں جو بھی چیزیں ہیں
سمایا ان سبھی میں ہے نبی (ﷺ) کے حسن کا جلوہ
وہ انساں آ گیا سرکار (ﷺ) کی حلقہ بگوشی میں
عطا جس کو کیا ربِّ جہاں نے دیدۂ بینا
طراوت میری آنکھوں کو ملی، دل نے سکوں پایا
نظر آیا مدینے میں جو مجھ کو گنبدِ خضرا
نہیں لاتا نگاہوں میں جہاں کے کج کُلاہوں کو
فراغِ دل کا مالک ہے مرے سرکار (ﷺ) کا منگتا
نہ آگے جا سکے سدرہ سے جبریلِ امیںؑ ہرگز
مگر قوسین تک پہنچے محمد مصطفیٰ (ﷺ) تنہا
زمین و آسماں کی رونقیں ہیں آپ (ﷺ) کے دم سے
جمال و حسنِ عالم ہے رسولِ پاک (ﷺ) کا صدقہ
نہ آئے گا نبی اب بعد اُن کے حشر کے دن تک
نبوّت حشر تک ہے آپ (ﷺ) کی زندہ و پائندہ

حبیبِ ربِّ عالم (ﷺ) عالمِ خاکی میں جب آئے
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
گواہی دے رہے ہیں دشمنانِ دین بھی حافظؔ
رسولِ پاک (ﷺ) کا اَخلاق ہے بے داغ آئینہ

حافظ محمد صادق (لاہور)

رسولِ پاک (ﷺ) کی یادوں کا دل میں قافلہ اترا
غم و اندوہ و رنج و ابتلا سب ہو گئے عنقا
اثر اُس سے عقیدت کے سبب ہوتا ہے کچھ ایسا
جونہی طیبہ کا ذکرِ پاک آیا، میرا دل دھڑکا
پیمبر (ﷺ) کی محبّت کا تھا جن کے ہاتھ میں جھنڈا
انھی کا دم زدن میں پٹ گیا رضوان سے سودا
کوئی کونا، کوئی گوشہ نہیں محروم رہ سکتا
برستی ہے تو ایسے رحمتِ سرکار (ﷺ) کی برکھا
کیا مالک نے جتنا تذکرہ قرآن میں اِسرا کا
جہاں اِفشا کا اِفشا ہے، وہاں اِخفا کا ہے اِخفا
کوئی جو دوسرا ہوتا وہاں تو کچھ بتا سکتا
فرازِ لامکاں پر تھے نبی (ﷺ) تنہا، خدا تنہا
انھوں نے گرچہ آتے جاتے ہی سرکار (ﷺ) کو دیکھا
فرشتوں کی زباں پر آج بھی اِسرا کا ہے چرچا
بد اَخلاقی کی ساری قوّتیں ہوتی گئیں پسپا
نظامِ خُلق ایسا مصطفیٰ (ﷺ) نے کر دیا برپا

کسی کو کیا پتا، مجھ کو درودِ پاک آتا تھا
بھنور میں تھا تو سب سمجھے کہ اب ڈوبا، کہ اب ڈوبا
ہُوا جب انعکاس اس پر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور کا سیدھا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
یہ حسنِ عاقبت کے واسطے شیدا ہے نعتوں کا
حقیقت ہے یہی، محمودؔ نکلا گانٹھ کا پورا

راجا رشید محمود

....

جونہی میں نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاک گنبد کی طرف دیکھا
مقابل سبز کے پایا ہر اک رنگِ جہاں پھیکا
میں جب تک عازمِ طیبہ دوبارہ ہو نہیں جاتا
درودِ پاک میرا ساتھ دیتا ہے دریں اثنا
ہوئے دل میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد کے جھمکے روشن
مِرے جذبات میں جشنِ عقیدت ہو گیا برپا
کِھلے گل روح و جاں میں حاضریٔ شہرِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
جونہی آیا نسیمِ گلشنِ اَلطاف کا جھونکا
جو چاہو تو سمو لو روضۂ اقدس کو آنکھوں میں
جو اس کی وسعتیں پوچھو تو یہ تا عرش ہے پھیلا
خدا کو بھی پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تھی مطلوب خوشنودی
کِیا ذکرِ حبیبِ محترم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس لیے اونچا
یہی دیکھا ہے میں نے ہر قدم پر شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
زباں خاموش، دھڑکن کم، نظر پاکیزہ، مَن اُجلا

نہ تھی فرقت اگر پیشِ نظر اس کے مدینے کی
تو آخر کس لیے کعبے نے ملبوسِ سیہ پہنا
مِری ان بھیگتی آنکھوں پہ کیا تنقید کرتے ہو
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہجر کے غم میں تو اک سُوکھا تنا رویا
نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ، جن کو حاصل ہے تصرُّف سب جہانوں پر
یہ ہم جن سے اُکھڑ سکتا نہیں ہے گھاس کا تنکا
سخاوت کی بھی پہنائیاں تھیں میرے ہاتھوں میں
درِ محبوبِ رب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جب مِرا دستِ طلب پھیلا
شبِ معراج میں خلوت گہِ خالق بتاتی ہے
جو پردہ تھا تو تھا ہر غیر سے، آپس میں کیا پردہ
اگرچہ مادحانِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت گزرے
کسی کا بھی نہیں نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کوئی دعویٰ
زمیں پر جب پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہُوا طے حشر تک رہنا
"ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا"
مِرا دیروز اور امروز جو نعتوں سے روشن ہے
مجھے محمودؔ ہو سکتا نہیں اندیشۂ فردا

راجا رشید محمود

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم

حضور (ﷺ) آئے تو دنیا کا خزاں دیدہ چمن مہکا

ہر اک جانب سے ہر بھنورا گلستاں کی طرف لپکا

بیابانِ عرب جب ان کی آمد پر بنا گلشن

تو ہر اک شاخ گل پر عندلیب خوش نوا چہکا

شہنشاہِ زمانہ (ﷺ) نے جہاں بھی ہیں قدم رکھے

وہیں کا ذرہ ذرہ صورتِ شمس و قمر چمکا

حبیبُ اللہ (ﷺ) کی آمد ہوئی جب باغِ ہستی میں

چٹک کر ایک اک غنچہ خوشی سے شاخ پر لہکا

نہیں ہے فیض یہ بھی کم حبیبِ رب (ﷺ) کی بعثت کا

جہاں جو دشتِ ویراں تھا، مثالِ گلستاں مہکا

چلا بُراق جب لے کر نبی (ﷺ) کو جانبِ اقصیٰ

رہِ اقصیٰ کا ہر ذرہ بہ شکلِ مہر و ماہ چمکا

روانہ جب ہوئے اقصیٰ سے آقا (ﷺ) لامکاں کی سمت

غبار اس راہ کا بن کر فلک پر کہکشاں چمکا

درِ سرکار (ﷺ) پر جا کر ندامت سے جو میں رویا

تو مثلِ مہر و مہ ہر ایک اشکِ چشمِ تر چمکا

درودِ پاک پڑھتا ہوں میں جب بھی ان پہ کثرت سے

تو ہو جاتا ہے میرے ذہن و دل سے بارِ غم ہلکا

سرِ محشر وہ بن جائے گا باعث میری بخشش کا

درِ آقا (ﷺ) پہ جو آنسو ندامت کے سبب ٹپکا

رسولِ خیر (ﷺ) کی سیرت نے میری رہنمائی کی

میں راہِ راست پر چلتے ہوئے جب بھی ذکی! بھٹکا

رفیع الدین ذکی قریشی

....

سفر میں لامکاں کے، جو نبی (ﷺ) کے پاؤں سے چپکا

"ستارہ بن کے ہر ذرہ زمیں کا عرش پر چمکا"

زمانہ آج اپنا لے اگر اُسوہ پیمبر (ﷺ) کا

یہ دنیا پھر سے بن جائے گی گہوارہ محبت کا

اندھیرے راستوں کے مجھ کو گمرہ کیسے کر پائیں

کہ میرا رہنما ہے ہر چراغِ نقشِ پا اُن کا

چلا ہوں بے خطر بختِ رسا لے کر سُوئے طیبہ

نہ کوئی خوف طوفاں کا، نہ رہزن کا کوئی کھٹکا

مجھے طوفانِ آلام و مصائب کیوں ڈرائے گا

کہ جب ہر موڑ پر ہو گا میسّر آسرا اُن (ﷺ) کا

نبی (ﷺ) کی ہر ادا لطف و عطا، جود و سخا ٹھہری

چلن میرے نبی (ﷺ) کا راہبر ٹھہرا جہاں بھر کا

مجھے بھی کاش مل جائے زمیں دو گز مدینے میں

نتیجہ ایک دن نکلے یہ قیصرؔ التجاؤں کا

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نگاہِ دل سے دیکھو تم یہ رتبہ دارِ ارقمؓ کا
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
یہ ہے فیضان صحرائے عرب میں نورِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
حرا کے غار سے بدرِ نبوّت جب ہُوا ظاہر
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاکِ پا اسریٰ میں سُوئے آسماں پہنچی
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
چلے نورُالہدیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بطحا سے اور طیبہ میں جب پہنچے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
ہر اک شب گنبدِ خضرا کی تابش کا یہ عالم ہے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''
یہ رفعت مل گئی اے پھولؔ تنویر شہِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

تنویر پھولؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے میں جہالت کا اندھیرا ہی اندھیرا تھا
کُھلے بندوں یہاں انسان کی تذلیل ہوتی تھی
یہاں پانی کی خاطر بھی لڑائی جھگڑے ہوتے تھے
زمین و زن کی خاطر بھی لڑائی جھگڑے ہوتے تھے
یہی جھگڑے کئی نسلوں تلک جاری بھی رہتے تھے
نبیؐ آئے تو ہر سو نور کی کرنیں چمک اٹھیں
اندھیرا چھٹ گیا' سارے جہاں میں روشنی پھیلی
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہاں آ کر ہمیں انسانیت بخشی
سبھی بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھلائی
ہماری قسمتوں کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یکسر بدل ڈالا
ہمیں قرآن کی صورت میں رب کا حکم پہنچایا
جسے پڑھ کر مسلمانوں کے ذہن و دل چمک اُٹھے
شبِ اسریٰ وہ جب اللہ سے ملنے گئے تو پھر
''ستارہ بن کے ہر ذرّہ زمیں کا عرش پر چمکا''

اقبال نازؔ (فیصل آباد)

سید ہجویرؒ نعت کونسل کا ۳۷واں

(ساتویں سال کا دوسرا) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۷ فروری ۲۰۰۸ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال، ناصر باغ، لاہور

صاحبِ صدارت: قاری صادق جمیلؔ

مہمانِ خصوصی: ڈاکٹر محمد سلطان شاہ

(چیئرمین شعبہ علومِ اسلامیہ و عربی جی سی یونیورسٹی لاہور)

مہمانِ اعزاز: نصیر احمد (ریسرچ سکالر)

حاجی غلام سرور (قینچی امر سدھو لاہور)

مہمان شاعر: قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

قاریٔ قرآن: حافظ محمد حسام (مہمان شاعر کے صاحبزادے) گوجرانوالا

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

مصرعِ طرح

"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسنِ سیرت کا"

شاعر:

بابا ذہینؔ شاہ تاجی یوسفی رحمہ اللہ

۲۰۰۸ کا دوسرا حمدیہ نعتیہ طرحی مشاعرہ

"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسنِ سیرت کا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمھی کو دیکھتا ہے دیکھنے والا حقیقت کا
تمھی کو پا رہا ہے پانے والا حُسنِ قدرت کا
کہاں فطرت کے دامن میں سماتا حُسن فطرت کا
بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا
ملا تجھ سے ہی حسنِ غیب کو منظر شہادت کا
تری قامت سے دُنیا کو یقین آیا قیامت کا
حقیقت میں یہاں ہر شے، محمد ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی حقیقی راز ہے کثرت میں وحدت کا
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نقشِ اوّل ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نقشِ آخر ہے
محمد ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مشغلہ ہے کلکِ قدرت کا
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہر اک شے میں ہُوا مفہومِ شے پیدا
ہدایت میں ہدایت کا، نہایت میں نہایت کا
بہارِ رنگ و بُو سے جھولیاں بھر دیں زمانے کی
تمھارا پھول سا چہرہ چمن آرا ہے فطرت کا
کسی کو بھی مُحبّت ہو، کسی سے بھی مَحبّت ہو
ذہینؔ یوسفی مرکز ہے وہ حسن و محبّت کا

بابا ذہین شاہ یُوسفی تاجیؒ

حمدِ ربّ العالمین جل جلالہٗ

کرے اقرار جو بھی دل سے توحید و رسالت کا
بفضلِ ربّ وہی حقدار ہو گا باغِ جنّت کا
نہیں تھا جب کوئی، وہ تھا، سوا اُس کے نہ کوئی تھا
ازل سے تا ابد ہونا ہے ثابت ربِّ عزّت کا
خیال و فکر سے بالا ہیں جب ذات و صفاتِ رب
بیاں کیسے کرے کوئی پھر اُس کی شانِ رفعت کا
زمیں ہو، آسماں ہو، عرش ہو، جنّت ہو، دوزخ ہو
ہر اک شہکار ہے یا رب! تری بے مثل قدرت کا
نہیں محتاج تُو اسباب کا، یہ ہیں ترے محتاج
پتا چلتا ہے اِن اسباب سے بھی تیری حکمت کا
ترے اوصاف یا رب! جب حساب و حد سے باہر ہیں
کرے پھر کون اندازہ تری رحمت کی وسعت کا
تُو ہی معبود ہے، مقصود ہے، مطلوب ہے میرا
نہیں ہے مستحق تیرے سوا کوئی عبادت کا
خدا کے روبرو وہ حکمراں ہی سُرخرُو ہوں گے
کریں گے ملک میں قانون نافذ جو شریعت کا
دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جاؤ مسلمانو!
خدا تم کو عطا فرمائے گا رُتبہ ولایت کا
مجھے بھی ہو عطا علمِ لَدُنّی بہرِ بابُ العلمؓ
الٰہی! اک مسافر میں بھی ہوں راہِ طریقت کا

دُعاگو ہے اللہ العالمیں! یہ بندۂ عاجز
پلا دے جام اِس کو بھی پیمبر (ﷺ) کی زیارت کا

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)

....

زمانہ مُعترف ہے یا الٰہی! تیری عظمت کا
سروں پر سب کے رکھنا سائباں تُو اپنی رحمت کا
یہ کلیوں کا چٹخنا اور مہکنا، پھول بن جانا
حقیقت میں اشارہ ہے نزاکت کا، نفاست کا
تو ربُّ العالمیں، محبوب (ﷺ) تیرے رحمتِ عالم
کیا ہے ختم تو نے سلسلہ اُن (ﷺ) پر نُبوّت کا
حبیب (ﷺ) اپنا ہمیں دے کر، کرم کی انتہا کر دی
کریں ہم شکر کیسے یا الٰہی! تیری نعمت کا
کرے بندوں سے اپنے پیار ستّر ماؤں سے بڑھ کر
دو عالم میں نہیں ثانی کوئی تیری محبّت کا
تو شہ رگ سے قریں ہے، یہ مرا ایمان ہے مولا
مجھے حاصل تو ہے یا رب! وسیلہ تیری قربت کا
تو خالق ہے تو رازق ہے، ترا ثانی نہیں کوئی
تو قادِر ہے ہر اک شے پر، تو ہی مالک ہے قسمت کا

طاؔہر سلطانی (کراچی)

حمدِ ربِ العالمین جل جلالہٗ

دیا قانونِ قرآں ہم کو خالق نے ہدایت کا
لیا ذمّہ بھی اس نے آپ ہے اس کی حفاظت کا
کسی کو دُکھ لگا دیتا ہے افلاس اور غربت کا
بنا دیتا ہے مالک تُو کسی کو مال و دولت کا
ہے گرچہ تیری جانب سے تعیُّن سب کی قسمت کا
مگر ہر شخص کو دیتا ہے پھل تو اس کی محنت کا
ترے محبوب (ﷺ) کی تعریف جتنی بھی کریں، کم ہے
بجایا آپ (ﷺ) نے ڈنکا جہاں میں تیری وحدت کا
کسی کو قعرِ گمنامی، کسی کو رفعتِ گردوں
کہ تیرے بس میں ہے سب کام ذِلّت اور عزّت کا
عبادت تیری کرتا ہوں تو یہ ہے حق ترا لیکن
نہ حوروں کی طلب مجھ کو، نہ خواہاں ہوں میں جنّت کا
فراہم رزق کرتا ہے ہر اک اچھّے برے کو تو
ترا وعدہ ہے، تو رازق ہے اپنی ساری خلقت کا
زباں پر ہے مجھے قدرت، نہ فن پر دسترس کوئی
ادا کیسے کروں حق تیرے حسبِ حال مدحت کا
بہ حکمِ رب سرِ مُو بھی نہ باطل سے کبھی ڈرنا
ہمیشہ ساتھ دینا تم فقط حقّ و صداقت کا
دلوں کو پھیر دے پھر سے دلوں کو پھیرنے والے
کہ ہم کو شوق ہو قرآن و سُنّت سے محبّت کا

مسلماں ہیں بدستِ کفر اب قعرِ مذلّت میں
دُعا ہے تجھ سے، کر ساماں تو پھر سے ان کی رِفعت کا
عبادت جب کریں اس کی نیاز و عجز سے حافظؔ
سبب بے شک یہی دُنیا میں ہے انساں کی خلقت کا

حافظ محمد صادق (لاہور)

....

کسے حاصل ہُوا ادراک خالق کی حقیقت کا
کرے آغاز حرفِ "کُن" سے جو ہر ایک خلقت کا
جبینِ سجدہ جھکتی ہے بس اِک معبود کے آگے
وہی معبود جو حقدار ٹھہرا ہے عبادت کا
خدا کی اور پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت ہم پہ لازم ہے
یہی ہے حکم قرآں کا، یہی فرمان سُنّت کا
خدا کی ذات کا عرفاں اِسی زینے سے ملتا ہے
بلا شبہ یہ قرآں ہی ہے زینہ علم و حکمت کا
ہم اُس کے نام سے ہر کام کا آغاز کرتے ہیں
کہ ہے وا باءِ بسم اللہ سے در خیر و برکت کا
ہیں نیّرؔ بے نشاں ہو کر بھی ہر جانب نشاں اُس کے
ہُوا بے صورتی سے جلوہ پیدا اُس کی صورت کا

ضیا نیّرؔ (لاہور)

جل جلالہٗ

حمدِ ربّ العالمین

توسُّع فکر سے ارفع ہے خالق کی مشیّت کا
مری کب مقدرت میں ہے بیاں قادِر کی قدرت کا
تمنّا حمد کی تھی، ہاتھ آیا حرف مدحت کا
تو ہر اک شعر گوہر بن گیا سِلکِ عقیدت کا
وہی ہے غلبہ والا، پیار والا، جاننے والا
عطا فرمانے والا ہے بصارت کا، بصیرت کا
عوالم اور نظاماتِ عوالم کا ہے وہ خالق
سوا اُس کے، کہاں لائق ہے کوئی بھی عبادت کا
وہی دیتا ہے مُردہ کھیتیوں کو زندگی پھر سے
کرم کرتا ہے دُنیا پر وہی بارانِ رحمت کا
زمیں پر سبزے کی صورت خدا نے دے دیا بستر
ہمیں سایہ عطا فرما دیا افلاک کی چھت کا
تصرُّف سے نہیں رب کے، کوئی اک چیز بھی باہر
اثر ہر شے پہ، ہر لمحے پہ ہے قانونِ قدرت کا
خدا ہی کی ہے صنّاعی، اسی کی خالقیّت ہے
کہ صنعت گر ہے، صورت گر ہے وہ ہر ایک صورت کا
تنوُّع کس طرح خالق نے شکلوں میں کیا پیدا
لگا سکتا نہیں ہے کھوج کوئی اِس حقیقت کا
جو دی پہنائیاں اَجرامِ فلکی کو ہیں مالک نے
یہ لامتناہی کیا نقشہ نہیں دُنیائے حیرت کا

اسی نے زندگی دی ہے، وہی دیتا ہے کھانے کو
خدا ہے خالق و رازق جہاں کی ساری خُلقت کا
وہی مُختارِ مطلق ہے، وہی اسباب کا خالق
فقط ربّ جہاں مالک ہے قدرت اور قوّت کا
نبی (ﷺ) کے اُمّتی جتنے ہیں، ان پر سایہ ہے رب کے
کرم کا، عفو کا، رحمت کا، اَلطاف و عنایت کا
جو ہو تعمیلِ احکامِ خدا تو مومنیّت ہے
جو گزرے یادِ خالق میں، وہ لمحہ ہے سکینت کا
لگا دی مُہر جس کے دل پہ خلّاقِ دو عالم نے
نہیں اُس شخص پر ہوتا اثر وعظ و نصیحت کا
خدا کی حمد کی کوشش میں پتّا ہو گیا پانی
ہماری فکر کا، وقعت کا، ہمّت کا، بضاعت کا
ترا اللہ کی آیاتِ تکوینی پہ ایماں ہو
ذریعہ ہے یہی انسان کی ذہنی بلوغت کا
میں جب رقصِ مسرّت میں پئے حرمین جاتا ہوں
نہ کیوں ہو شاق لمحہ طیبہ و بطحا سے رجعت کا
حقیقت ہے مگر نادیدہ، رب نے تو کسی کو بھی
سوا محبوب (ﷺ) کے، بخشا نہیں اعزاز رُویت کا
یہی دیکھا کہ رب نے کی ہے مدحت سرورِ دیں (ﷺ) کی
کوئی تفسیری نکتہ جب بھی جانچا آیت آیت کا
میں کیوں گنوانے بیٹھوں رب کے آگے حاجتیں اپنی
پتا محمودؔ خالق کو ہے میری ہر ضرورت کا

راجا رشید محمودؔ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم

دماغ و دل مرا زنگار خانہ تھا کدورت کا
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
ہُنر تو اک سے اک بڑھ کر حسیں ہے دستِ قدرت کا
وجودِ مصطفیٰ (ﷺ) شہکار اُس کے حُسنِ خلقت کا
اُسے احسان ٹھہرایا خدا نے اہلِ ایماں پر
کیا قرآن میں ذکرِ حسیں جب اُن کی بعثت کا
سلام و استغاثہ اہلِ اُلفت کا وہ سنتے ہیں
محیطِ بُعد و قربت دائرہ اُن کی سماعت کا
زمینوں کی مجالس، آسمانوں کی محافل میں
بہ ہر لحظہ بہ ہر دم تذکرہ ہے اُن کی رفعت کا
جہاں بھی ہیں، مقامِ "لِیْ مَعَ اللہ" پر وہ فائز ہیں
بھلا کیا فاصلہ ہو گا حقیقت سے حقیقت کا
حلیمہؓ کو سعادت آمنہؓ کے لال نے بخشی
تصوّر بھی وہ کر سکتی نہیں تھی جس سعادت کا
کیا ہے اعتراف ہر دور کے عالی دماغوں نے
محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی غیر معمولی فراست کا
وہ حزبِ خوش مقدّر قابلِ صد رشک ہے جس نے
شرف پایا نبی (ﷺ) کے مُصحفِ رُخ کی تلاوت کا
زبانِ وقت دُہراتی رہے گی ذکرِ جاں پرور
جو اُن پر مَر مٹے، اُن عاشقانِ پاک طینت کا

ہرے ذوقِ سخن کو اعتبارِ تام مل جائے
قبول ہو جائے آقا (ﷺ) لفظ کوئی شعر مدحت کا
حریم دل میں ہیں شمعیں فروزاں اُن کی یادوں کی
رہا باقی نہ کوئی فرق خلوت اور جلوت کا
قوی اُمید ہے، حسّانؓ بن ثابت کے صدقے میں
عطا فرمائیں گے طارق کو وہ پروانہ جنّت کا

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

....

عطا ہو اے خدا! رنگِ ثنا حسنِ عقیدت کا
فضا ہو جانفزا اور پھول مہکے خوب، مدحت کا
رسولِ ہاشمی (ﷺ) کی زندگی کا باب کُھل جائے
کروں میں تذکرہ اشعار میں جب بھی صداقت کا
چلو! سب کاسۂ دل نور و نکہت سے بھریں اپنا
برستا روز و شب ہے ابرِ طیبہ میں سخاوت کا
اسی میں دیکھ لیتے ہیں حقیقی زندگی اپنی
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
کشاکش دیکھتا ہوں چار سُو جب بھی زمانے میں
مجھے تڑپا دیا کرتا ہے لمحہ شامِ ہجرت کا
اُمنڈ آتے تھے چاروں سمت اکثر دارِ ارقم کے
عجب دیکھا سماں کفّار نے حسنِ تلاوت کا
نگاہوں میں بسا ہے آج تک گوہر زہے قسمت
جو ٹکڑا مسجدِ نبوی (ﷺ) میں دیکھا میں نے جنّت کا

گوہر ملسیانی (صادق آباد/ خانیوال)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لہو میں ڈوب کر پہنچا دیا پیغام وحدت کا
گواہی دے رہا ہے ایک اک لمحہ رسالت کا
بیاں یہ بندۂ عاصی فضیلت کر نہیں سکتا
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ تو جانِ رحمت (ﷺ) کا
بھٹکتے اہلِ عالم تیرہ و تاریک راہوں میں
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسنِ سیرت کا"
جمالِ سرورِ کونین (ﷺ) پوچھو اُمِّ مَعبدؓ سے
کہ ہر لفظِ بیاں دلکش نگینہ ہے محبّت کا
حدیثِ رحمتِ عالم (ﷺ) جبیں تفسیرِ قرآں ہے
کہ اس کا ایک اک نکتہ سبق ہے آدمیّت کا
محمد مصطفیٰ (ﷺ) ہیں پیکرِ اخلاقِ تابندہ
درخشاں رہبرِ عالم تاب ہیں صبر و قناعت کا
چُنیں قرآن سے ذکرِ رَفَعْنَا کی حسیں کرنیں
مرتّب کر دیا دیوان پھر گوہر نے مدحت کا

گوہر ملسیانی

....

جونہی مجھ کو خیال آیا گُلِ تازہ کی نکہت کا
تو فوراً آ گیا جھونکا گُلِ گلزارِ وحدت کا
اشارے ہی پہ جن کے شمس پلٹا اور قمر ٹوٹا
نہیں اندازہ کر سکتا کوئی بھی اُن کی قدرت کا

نبی (ﷺ) کو دیکھ سکتا تھا نہ کوئی بھی نظر بھر کر
کہ تھا اُن کے رُخِ تاباں پہ پہرہ حُسنِ فطرت کا

شہِ والا (ﷺ) کے در سے کوئی بھی خالی نہیں جاتا
جہاں میں اس لیے شہرہ ہُوا اُن کی سخاوت کا

مِرا ایماں ہے، جا پہنچے گا وہ اک روز ساحل پر
مقدّر میں ہُوا جس کے سفینہ اُن (ﷺ) کی عترت کا

ہو کوئی کتنا ہی عالم، ہو کوئی کتنا ہی فاضل
احاطہ کر نہیں سکتا کوئی بھی اُن کی سیرت کا

نظر آتے نہ تھے اپنے ہمیں چہروں کے خال و خد
"بھلے کو مل گیا آئینہ اُن کے حُسنِ سیرت کا"

ہر اک چہرہ گناہوں سے سیہ کچھ اور ہو جاتا
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"

کہیں مجھ کو نہ لے ڈوبے مِری تشنہ لبی آقا (ﷺ)!
کہ اک مدت سے میں ہوں منتظر جامِ زیارت کا

پسِ مُردن اُسے دیکھا عذابِ نار میں غلطاں
چکھا یوں بولہب نے ہے مزا اُن ﷺ سے عداوت کا

وہ ہو کر رہ گیا اس کا، اسے جو دیکھنے آیا
ذکیؔ! ہے معجزہ یہ بھی دبستانِ رسالت کا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نظر میں کیوں نہ رکھوں راستہ قرآن و سُنّت کا
بہ اعزازِ غلامِ مصطفیٰ (ﷺ) طالب ہوں شہرت کا

صفات و ذات کے محراب و منبر تک رسائی میں
دمِ فکرِ ثنا اک لطف آتا ہے عبادت کا

بہ ہر پہلو حقیقت میں بہت گہرا تعلق ہے
حصولِ حرفِ مدحت سے چراغِ علم و حکمت کا

رہِ طیبہ سے گزریں جاں بکف کیسے نہ اہلِ دل
تقاضا جانتے ہیں شاہِ والا (ﷺ) کی محبّت کا

بفیضِ جلوہ گاہِ سیّدِ والا (ﷺ) مدینے میں
سدا رہتا ہے قائم سلسلہ بارانِ رحمت کا

فضاؤں میں پہنچ کر کوچہ و بازارِ طیبہ کی
ہُوا کیا کیا نہ اندازہ خود اپنی قدر و قیمت کا

اترتے ہی جمالِ گنبدِ خضریٰ کی وادی میں
سفر کرتی ہے چشمِ دل بصارت سے بصیرت کا

کوئی گوشہ مجھے بھی اے ردائے خاکِ طیبہ دے
حوالہ چاہتا ہوں دامنِ آقا (ﷺ) سے نسبت کا

قمرؔ کیا شہرِ طیبہ ہے، نظر جس سمت بھی اُٹھی
بہ ہر عنواں ہُوا دیکھا ہے عالم چشمِ حیرت کا

قمرؔ وارثی (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقیقت ہے کہ سب میں ہے حوالہ اُن کی رحمت کا
شجر بھی ایک مظہر ہے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سخاوت کا
اگر دل میں خیال آئے کسی بھی فن میں جدّت کا
تو لازم ہے نظر میں ہو تصوّر اُن کی سیرت کا
ہر آن اُن کی تجلّی نو بہ نو جلوے دکھاتی ہے
بہر لحظہ مہکتا ہے نیا گلشن عقیدت کا
غفور ایسے کہ ہے دشمن کو "لَا تَثْرِیْبَ" کا مُژدہ
رحیم ایسے کہ ہے "لَا تَقْنَطُوْا" میں اوج رحمت کا
خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے پسپا نہ ہوتے تھے
ہمالہ ایک پرتو ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی استقامت کا
خدا جانے، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جانے کہ ہے کیا سنگِ اسود میں
ہمیں بس دیکھنا ہے، کیا تقاضا ہے محبّت کا
ہمیں اللہ نے پیدا کیا اپنی ہی فطرت پر
پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں آخر دکھایا رستہ فطرت کا
ہمیں معلوم ہے غارت گری کب زیب دیتی ہے
ہمارے سر پہ رکھا ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تاج اُخوّت کا
مدینے کے گلی کوچوں میں رزمی سیر کرتا ہوں
ہر اک ذرہ دکھائی دے رہا ہے عکس رحمت کا

محمد بشیر رزمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گل و انجم، مہک، شبنم، بہاروں کی شباہت کا
سجاتا ہوں میں گلدستہ شہِ دوراں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت کا
مرا دل کیوں تمنّائی ہو دولت اور حشمت کا
اسے حاصل خزینہ ہے رسولِ رب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی الفت کا
خدا نے عظمتیں ساری کی ساری اُن پہ واری ہیں
ہُوا ہے اختتام اُن پر نبُوّت اور رسالت کا
بھلے کے دیدہ و دل میں جمالِ کبریا اُترا
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
بس اک لطف و عنایت کی نظر درکار ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نہیں پوشیدہ تجھ سے، حال جو ابتر ہے اُمّت کا
نگاہوں میں ہے میری آرزوئے دید کی سُرخی
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بخشیں گے مُژدہ مجھ کو بھی اپنی زیارت کا
مری اُمّید کی کھیتی سے انگارے سے اُگتے ہیں
خدا را کوئی چھینٹا رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہو رحمت کا
جچیں کیا میری نظروں میں بہاریں خُلدِ رضواں کی
مرا سینہ حدیقہ ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نور و نکہت کا
میں کب سے ہجر کی راتوں کی زد میں ہوں مرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مرے گھر میں بھی تاباں ہو کبھی سورج رسالت کا
حمیدؔ اُس شخص سے کہ دو، نہ سیرت سے رہے غافل
جسے دعویٰ یہاں ہے نعتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بھی جدّت کا

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیا پیغمبرِ اعظم (ﷺ) نے آ کر درس وحدت کا
اُکھاڑا جڑ سے پودا شرک و الحاد و ضلالت کا

بغیر اس کے نکھرتی کس طرح اعمال کی صورت
"بھلے کو مل گیا آئینہ ان کے حُسنِ سیرت کا"

بلا تاخیر معراجِ پیمبر (ﷺ) کی گواہی دی
عَلَم اونچا ہُوا صدّیقِ اکبر کی صداقت کا

خراج داد سب اپنے پرائے دیتے رہتے ہیں
ہے شُہرہ اِس قدر فاروقِ اعظمؓ کی عدالت کا

رہے گا ذکرِ عثمانِ غنیؓ کے ساتھ ہی چرچا
حیا و حِلم و اُنفاق و غِنا و علم و حکمت کا

علیؓ مشکل کشا شیرِ خدا کی شان کیا کہیے
وہ پیکر جرأت و ایقان و ایمان و شجاعت کا

زہے قسمت کروں اب ذکرِ پاک غوثِ جیلانیؒ
ہے جن کے دم سے نازِشؔ قادری کو ناز نسبت کا

محمد حنیف نازشؔ قادری (کاموکے)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب دارُالخلافہ ہے مدینہ اس ریاست کا
ہمیشہ سے جہاں رائج رہا سکّہ محبّت کا

مرے حالات بھی کب سے دگرگوں ہیں مرے آقا (ﷺ)
سو میں بھی مستحق ہوں آپ (ﷺ) کی چشمِ عنایت کا

نہ کوئی خوابِ لایعنیٰ نہ تعبیریں تھیں بے معنی
نہ تیری نیند میں شامل تھا کوئی پل بھی غفلت کا

بدن مہتاب کا شق ہو گیا، سورج پلٹ آیا
تمھارے واسطے بدلا گیا قانون قدرت کا

سخن کرتے تھے کنکر اور ناقے دُکھ سناتے تھے
نہیں ہے آپ سے بڑھ کر کوئی نبّاضِ فطرت کا

امانت سونپنے والوں کے ہاتھوں میں تھیں تلواریں
ترا دشمن بھی قائل تھا ترے وصفِ دیانت کا

ترے دن فکر کرتے اور راتیں ذکر کرتی تھیں
ترے معمول میں لمحہ کہاں تھا کوئی فرصت کا

خدا نے چشمِ انساں حُسن سے مانوس کرنی تھی
سو رُوئے ماہِ کنعاں عکس ہے تیری وجاہت کا

اُدھر دو وقت کی روٹی نہ پکتی تھی ترے گھر میں
اُدھر ڈنکا بجا عالم میں تیری بادشاہت کا

واجد امیر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملا جب خالق و محبوب کو موقع رفاقت کا
محمد (ﷺ) کو شرف بخشا گیا ختمِ نبوت کا
شجاعت کا، سعادت کا، صداقت کا، قیادت کا
ملا پروانہ خالق سے پیمبر (ﷺ) کو امامت کا
کوئی صورت نہیں تھی سرورِ دیں (ﷺ) کے تقرّب کی
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
درِ کعبہ سے اقصیٰ تک فضا نے نور پہنا ہے
حرا میں جب ہُوا روشن چراغ اُن کی عبادت کا
مجھے آتے ہیں تحفے گنبدِ خضرا سے رحمت کے
یہ عظمت ہے اطاعت کی، یہ ثمرہ ہے اطاعت کا
مجھے عظمت کے تحفے حق نے بھیجے جوشِ رحمت میں
ارادہ جاگ اُٹھا جب مرے دل میں ارادت کا
مری نظروں کو حاصل ہو گیا ہے نورِ سُبحانی
دیا جب طاقِ دل میں ہو گیا روشن بصیرت کا
گنہگارو! چلو احکام لے لو اپنی بخشش کے
کُھلا ہے گنبدِ خضرا میں دروازہ شفاعت کا
زمیں روشن، زماں روشن، ہُوا سارا جہاں روشن
لبوں سے میں نے چھڑکا نور جب آقا (ﷺ) کی مدحت کا
شبیہِ مصطفیٰ (ﷺ) بیتاب آنکھوں میں اُتر آئی
تصوّر میں لیے پھرتا تھا نقشہ اُن (ﷺ) کی صورت کا

بہ فیضِ نعت گوئی یہ شرف حاصل ہوا مجھ کو
سفیرِ منفرد ہوں سرورِ دیں (ﷺ) کی ریاست کا
جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) پر جُھک گئے مہر و مہ و انجم
دبستاں کھل گیا بطحا میں جب نورِ ہدایت کا
مناؤ جشن مل کر رحمتِ دوراں (ﷺ) کی آمد پر
مہینا ہے یہ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی ولادت کا
گئی ہیں فرش سے نعتیں تو اُس کی عرشِ اعظم پر
بشیرؔ اب منتظر ہے اپنی بخشش کی بشارت کا

بشیر رحمانی (لاہور)

رسولِ پاک (ﷺ)! یوں پایا مزا تیری محبّت کا
"کہ ہم کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
عنایت ہی عنایت ہے ترے در پر مرے آقا (ﷺ)
خزینہ مل گیا اس جا ہمیں تیری عنایت کا
ترے در سے کوئی مایوس لوٹا ہی نہیں آقا (ﷺ)
ترے در سے خزانہ مل گیا دُنیا کو چاہت کا
تری توصیف رہتی ہے مرے لب پر مرے آقا (ﷺ)
اثر ہے یہ خدائے پاک کے لطف و عنایت کا
بھلا کیا اور ہم کو چاہیے دُنیا میں اے بنگشؔ
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"

محبت خان بنگشؔ (کوہاٹ)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

جہاں میں نور پھیلا جونہی خورشیدِ نبوّت کا
اندھیرا مٹ گیا باطل پرستی کی ضلالت کا
"رَفَعْنَا" کہ دیا اللہ نے' معراج بھی بخشی
ابد تک تذکرہ قرآں میں ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رفعت کا
صدائے نفسی نفسی ہے بروزِ حشر ہر لب پر
سجا فرقِ شہِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ہی افسر ہے شفاعت کا
بھلائی کر عطا مجھ کو' مجھے جو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے
الٰہی! واسطہ دیتا ہوں تجھ کو اُس محبّت کا
تلاشِ حق میں پیہم تھے لگے سلمانؓ فارس کے
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
تجھے کہتے تھے یثرب' جب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے آئے
ستارہ اوج پر پہنچا مدینہ! تیری قسمت کا
صدائے شاہِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکّہ میں "لَا تَثْرِیْب" کی گونجی
کوئی لائے جواب اس درگزر کا اور رحمت کا
گواہی آخری حج میں یہ دی انبوہِ خلقت نے
فریضہ آپ نے پورا کیا آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رسالت کا
سعادت مل گئی اے پھولؔ تجھ کو نعت گوئی کی
گلستانِ ثنا میں غلغلہ ہے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت کا

تنویر پھولؔ (نیویارک۔ امریکا)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

جہاں میں رب نے لہرایا ہے جھنڈا اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رفعت کا
خیال اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رہا ہر حال میں بس اپنی اُمّت کا
"رَفَعْنَا" کہ کے بابِ ذکر میں ربِّ دو عالم نے
مرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر سہرا سجایا ہے امامت کا
کوئی اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سا نہیں' کوئی نہیں' کوئی نہیں کوئی
حوالہ دیتے ہیں منکر بھی آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صداقت کا
کرم ہے رب کا یہ اُن پر' پکارے تو کوئی اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
صدا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سنتے ہیں' یہ عالم ہے سماعت کا
ہمیں دولت درودِ پاک کی کر دی عطا رب نے
ہمارے ہاتھ آیا ہے خزینہ رب کی رحمت کا
رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کا پرتو دیکھ لے دُنیا
صحابہؓ پر چڑھا ہے رنگ الفت کا' اُخُوّت کا
ملی ہے عِلم کی دولت بھی عالم کو پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
ملا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے طاؔہر سلیقہ ہر عبادت کا

طاؔہر سلطانی

....

ہُوا فرمان جاری جب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صدارت کا
گیا زحمت کا پہرا' کھُل گیا دروازہ رحمت کا
کرم جس وقت آیا جوش میں خالق کی رحمت کا
شرف بخشا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہر زمانے کی امامت کا

غلاموں کو سکھائے آپ (ﷺ) نے آدابِ سلطانی
عطا فرما دیا دستور انساں کو محبت کا

"امین" اللہ نے کہہ کر پکارا سرورِ دیں (ﷺ) کو
دیا ہے اپنے بیگانوں کو جب ساماں امانت کا

اُجالے اقتدا کے منبر و محراب نے بخشے
مصلیٰ جگمگایا جب محمد (ﷺ) سے امامت کا

مسافر ہو گئے توحیدِ حق کے فائزِ منزل
مرے آقا (ﷺ) نے جب اعلان فرمایا مسافت کا

بیاں درباریوں میں جب ہوئی پرواز رف رف کی
پرِ جبریلؑ حصّہ بن گیا دربارِ عظمت کا

فسونِ کفر ٹوٹا دین کی دہلیز چومی ہے
شہنشاہوں میں جب پہنچا سفیر اُن کی سفارت کا

شفیعِ روزِ محشر (ﷺ) کا کرم جب جوش پر آئے
عطا مجھ کو بھی ہو اے کاش پروانہ شفاعت کا

کرم کی اک نظر درکار ہے اے رحمتِ عالم (ﷺ)
بکھیرا ہے ہُوس کاروں نے شیرازہ اُخوّت کا

مجھے اے شوقؔ رحمت ڈھونڈتی ہے راہِ جنّت میں
یہ اعجازِ مُبیں ہے سرورِ دیں (ﷺ) کی اطاعت کا

فرزند علی شوقؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری آنکھوں سے چھلکا جس گھڑی آنسو ندامت کا
مرے آقا (ﷺ) نے مجھ پر کر دیا ہے سایہ رحمت کا

نبی (ﷺ) جیسا نہ کوئی صاحبِ اوصاف آئے گا
خدا نے فیصلہ ہی کر دیا ختمِ نبوّت کا

جو اُن کے آستانِ پاک سے اک بار ہو آیا
کُھلا ہے اُس بشر کے واسطے دروازہ جنّت کا

تصوُّر ہی تصوُّر میں نبی (ﷺ) کی دید کرتا ہوں
صلہ حق نے دیا ہے یہ مجھے میری ریاضت کا

نظر سے چومتا ہوں گنبدِ اَخضر کو میں جب بھی
خیالوں میں نظر آتا ہے نقشہ مجھ کو جنت کا

میں اندھے راستوں پر چل رہا تھا ایک مدت سے
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"

خدایا لکھ رہا ہوں نعتِ احمد (ﷺ) معتبر کر دے
پسند آئے مرے ہادی (ﷺ) کو ہر اک شعر حسرتؔ کا

محمد یونس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

....

جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) شہکار ہے خالق کی قدرت کا
تحیّر میں ہے ڈالے سب کو جلوہ حُسنِ صورت کا

سنوارے خدّ و خال انسان نے، جب سے تجھے دیکھا
""بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا""

ترے تشریف لانے سے بہاریں مسکرا اُٹھیں
سراپا تھا عجب آمیختہ رنگِ لطافت کا

سبق پائے گی دُنیا آپ (ﷺ) کے اوراقِ سیرت سے
مروّت کا، محبّت کا، صداقت کا، حمیّت کا

ترے جود و سخا کا کیا کرے گا کوئی اندازہ
کنارہ ہی نہیں کوئی ترے بحرِ سخاوت کا

فضا میں گونجتے ہیں روز و شب نغمے درودوں کے
سدا جاری وظیفہ ہے یہ خلوت اور جلوت کا

ہے لازم اِتّباعِ دینِ پیغمبر (ﷺ) زمانے پر
جہاں بھر میں یہی اِک دیں ہے اُلفت کا، مودّت کا

ثنا تیری مِری نوکِ زباں پر ہے بہر لحظہ
رہے گا تا ابد جو سلسلہ جاری ہے مدحت کا

حضوری دل کی دیکھو حاضری میں کب بدلتی ہے
مِرے بختِ رسا میں ہو نکلنا دل کی حسرت کا

مدینہ سارے عالم کے لیے دارالاماں ٹھہرا
زمانے کے سمندر میں جزیرہ ہے وہ راحت کا

ہے نیّرؔ انتظارِ روزِ محشر اس لیے مجھ کو
کہ جلوہ گاہِ دیدِ مصطفیٰ (ﷺ) دن ہے قیامت کا

ضیا نیّرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تقاضا ہر گھڑی عالم میں ہے اُن (ﷺ) کی شریعت کا
تحفّظ اس میں اول ہے حقوقِ آدمیّت کا

وہی ہیں منبع و مخزن شریعت کا، طریقت کا
انھی سے فیض جاری ہے شرافت کا، حمیّت کا

یہ اظہارِ تمنّا ہے جو اُن کی نعت کہتا ہوں
بہانہ کوئی تو بن جائے میرا ان سے نسبت کا

غلامانِ پیمبر (ﷺ) کے غلاموں کی ہوں خاکِ پا
نہیں کر سکتا اندازہ کوئی بھی میری قسمت کا

نبی (ﷺ) میرے، میں ان کا اُمّتی، یہ فخر ہے مجھ کو
ملے گا مجھ کو بھی انعام اُن سے واقفیّت کا

میں گمراہی میں اپنے آپ کو بھی بھول بیٹھا تھا
""بھلے کو مل گیا آئینہ ان کے حُسنِ سیرت کا""

عمل کرتے ہیں پہلے، پھر کسی سے بات کہتے ہیں
انوکھا ہے طریقہ آپ (ﷺ) کے پند و نصیحت کا

جہالت مشغلہ تھا اور میں حیواں سے بدتر تھا
مجھے رُتبہ ملا اُن (ﷺ) کی سَنَد سے آدمیّت کا

مِری بخشش بھی قیصرؔ ہو گی تو اُن کی شفاعت سے
میں ناعت ہوں اگر تو ہے صلہ ان سے عقیدت کا

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کہا جب شعر میں نے سرورِ عالم (ﷺ) کی مدحت کا
یکایک ہو گیا روشن ستارہ میری قسمت کا
صداقت کا، قیادت کا، رسالت کا، فضیلت کا
ہری آنکھوں میں جلوہ ہے محمد (ﷺ) کی رفاقت کا
بھٹکتا پھر رہا تھا آدمی گمراہ جنگل میں
''بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا''
ہم آنکھیں بند کر کے ان کا جلوہ دیکھ لیتے ہیں
ہمارے دل میں روشن ہے اُجالا اُن کی چاہت کا
چراغاں ہو رہا ہے فرش سے عرشِ معلّٰی تک
درخشاں نور ہے ہر سمت آقا (ﷺ) کی قیادت کا
دبستانِ پیمبر (ﷺ) سے ملا ہے درس انساں کو
محبت کا، دیانت کا، امانت کا، صداقت کا
سفینے نور کے تیرا دیے ملاّحِ دوراں نے
کنارا بھی نظر آتا نہ تھا دریائے ظلمت کا
مہک اُٹھی گلوں کی انجمن خوشبوئے ایماں سے
نبی (ﷺ) پیغام جب لائے چمن میں نور و نکہت کا
رسائی گنبدِ خضریٰ پہ میری ہونے والی ہے
مدینے سے مداوا آ گیا ہے دردِ فرقت کا

خدا نے نور کو خود نور کی پوشاک پہنائی
درخشاں ہو گیا جب حکم تکمیلِ نبوّت کا
دیارِ آرزو میں امن و راحت کا اُجالا ہو
سحر سورج نکل آئے جو دستورِ شریعت کا
سحر فارانی (کاموکے)

....

ارادہ جب کیا ہے سرورِ عالم (ﷺ) کی مدحت کا
ہُوا سرچشمۂ نعمت رواں خالق کی رحمت کا
تمنّا جب بھی کی دیدار کی اے آقا و مولا (ﷺ)!
''بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا''
ترستے ہیں پیاسے کب سے اس صحرائے ہستی میں
ملے پیاسوں کو بھی چھینٹا کوئی تو ابرِ رحمت کا
ہُوا ہے سرِّ مخفی بعثتِ سرکار (ﷺ) سے ظاہر
اُنھی کے آنے سے پردہ کُھلا رازِ حقیقت کا
قیامت تک نبی (ﷺ) کوئی نہیں آئے گا دُنیا میں
محافظ خود خدا ہے آپ (ﷺ) کی ختمِ نبوّت کا
سرِ محشر نہیں کوئی بھی غم سچّے غلاموں کو
ریاض اکمل یقیں ہے ان کو آقا (ﷺ) کی شفاعت کا
پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) تشریف لائے بن کے اک شہکار قدرت کا
کوئی ثانی نہیں ہے اُن کی سیرت کا، نہ صورت کا
خدائے پاک نے محور بنایا ہے فقط ان کو
ہدایت کا، شریعت کا، طریقت کا، حقیقت کا
بیاں تم کو ملے گا جابجا قرآنِ اطہر میں
نبی (ﷺ) کی جاہ وحشمت، عزّ و رفعت، شان وشوکت کا
زیارت خُلد میں ہو گی جو رب کی، وہ صلہ ہو گا
پیمبر (ﷺ) سے عقیدت کا، محبّت کا، مودّت کا
بنایا ہے شہنشہ اپنے ہی محبوب (ﷺ) کو رب نے
امامت کا، قیادت کا، سیادت کا، امارت کا
حبیبِ کبریا (ﷺ) کے حسن کا ہر رنگ یکتا ہے
وجاہت کا، ملاحت کا، صباحت کا، لطافت کا
نبی (ﷺ) تشریف جب لائے، اُجالا ہو گیا ہر سُو
صداقت کا، امانت کا، دیانت کا، عدالت کا
فرشتے ہار پہناتے ہیں گستاخِ پیمبر (ﷺ) کو
جہالت کا، ضلالت کا، رذالت کا، ذلالت کا
خدارا دُور کیجیے گا بروزِ حشر ہم سے آپ
عذاب اک اک مصیبت کا، عقوبت کا، صعوبت کا
خدائے پاک نے بھیجا نبی (ﷺ) کو تاج پہنا کر
فضیلت کا، نجابت کا، کرامت کا، شرافت کا
مسلماں ہی نہیں ہے غیر بھی ہے معترف عاجزؔ
نبی (ﷺ) کی سادگی کا، عاجزی کا، پاک طینت کا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ رب (ﷺ) نے لہرایا عَلَم نورِ صداقت کا
اندھیرا چار سُو پھیلا ہُوا تھا جب جہالت کا
پڑھو گے جس دُعا سے اوّل و آخر درود اُن پر
کشادہ اُس پہ ہو جائے گا دروازہ اجابت کا
سلامت ہی رہے گی ناؤ اُس کی بحرِ ظلمت میں
جو ہے شیدا رسولِ پاک (ﷺ) کے اصحاب وعترت کا
خدا نے وہ عطا کی ہے نبی (ﷺ) کے ذکر کو رفعت
رہے گا ذکر جاری تا ابد آقا (ﷺ) کی عظمت کا
گنہگاروں کی صف میں ہوں کھڑا اے شافعِ محشر (ﷺ)
وثیقہ مرحمت فرمایئے مجھ کو شفاعت کا
خدا کا قرب ملتا کیسے ہم عصیاں شعاروں کو
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
بُھلائی اور بُرائی میں نہ تھی تمیز کوئی بھی
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
خدا کے سامنے جاتے ہوئے شرما رہے تھے ہم
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
بھٹکتی پھر رہی تھی آدمیّت دشتِ ظلمت میں
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
نبی (ﷺ) تشریف لائے رحمۃٌ للعالمیں بن کر
ہر اک مخلوق پر سایہ ہے بے شک اُن کی رحمت کا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بے شک کارنامہ ہے شہِ دوراں (ﷺ) کی عظمت کا
بجایا آپ (ﷺ) نے ڈنکا جہاں میں رب کی وحدت کا
خدا نے رحمۃ" للعالمیں اُن کو بنایا ہے
سو برتاؤ ہے سب سے آپ (ﷺ) کا مہر و مروّت کا
بنایا رہنما جب سے رسولِ پاک (ﷺ) کا اُسوہ
زمانہ کٹ گیا یکسر مرے رنج و مصیبت کا
بہت شدّت سے ہم کو آج پھر اس کی ضرورت ہے
سبق جو آپ دیتے تھے مُساوات و اُخوّت کا
بنا لیں رہنما اُسوہ کو سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے
کریں ہر کام مخلوقِ خدا کی دل سے خدمت کا
دُعا دیتے تھے پتھر کھا کے ظالم دشمنوں کو بھی
رویّہ آپ (ﷺ) کا تھا دشمنوں تک سے بھی رحمت کا
بڑا ہوتا نہیں ہے رنگ و نسل و مال سے کوئی
سبب تقویٰ ہے اک انساں کو دوجے پر فضیلت کا
کرے جتنا بھی ناز اپنے مقدّر پر، وہ تھوڑا ہے
شرف جس کو ملا ہے آپ (ﷺ) کے در کی زیارت کا
نصیحت جو بھی ناصح دے، عمل خود بھی کرے اس پر
بحکمِ سرورِ دیں (ﷺ) یہ تقاضا ہے نصیحت کا
فضاؤں میں ہے رنگینی تو ذرّے رشکِ گوہر ہیں
بیاں کیسے کروں طیبہ نگر کی زیب و زینت کا

میں ڈانواں ڈول پھرتا تھا، قرار آتا نہ تھا دل کو
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حُسنِ سیرت کا"
دُلھن کی طرح سے حافظ سجائیں ہر گلی کوچہ
منائیں کیوں نہ ہم، دن ہے پیمبر (ﷺ) کی ولادت کا

حافظ محمد صادق (لاہور)

وفا کی چاہتوں کو مل گیا ہے در شفاعت کا
کوئی کھٹکا نہیں ہم کو زمانے کی بغاوت کا
خدا نے تاج پہنایا اُنھیں ختمِ نبوّت کا
وہ ہے مومن جسے اِدراک ہے اِس کی حقیقت کا
تصوُّر کے چمن میں اُن کی یادوں کو سجاؤ گے
تو آنکھوں میں دیا جلتا رہے گا اُن کی چاہت کا
محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے نام سے انوار پاتی ہیں
یہی اک نام ہے مرکز نگاہوں کی تلاوت کا
نبی (ﷺ) کا عشق تو جاں کے عوض ملتا ہے دُنیا میں
جہاں قائل ہُوا آخر جُنوں کی اِس فضیلت کا
ہجومِ بیکراں کو بس محمد (ﷺ) کی تمنا ہے
کہ خالق نے دیا ہے حق محمد (ﷺ) کو شفاعت کا
اِسی خاطر ہر اک شے میں نفاست آ گئی، دیکھو
بہاروں کے مہینے میں ہے دن اُن کی ولادت کا
جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) کا مجھ کو تو یہ عکس لگتا ہے
اثر دیکھا رُخِ مہتاب پر آقا (ﷺ) کی صحبت کا

دُعائیں ذکرِ احمد (ﷺ) سے سدا منظور ہوتی ہیں
حقیقت میں یہی تو فلسفہ ٹھہرا عبادت کا
دُعا کرتے رہے اُمّت کی خاطر آخری دم تک
فلک کی آنکھ نے دیکھا یہ منظر اُن کی رافت کا
گنہ گاروں کو بھی اُس دن زیارت آپ کی ہو گی
یہی تو راز ٹھہرا ہے قیامت کی حقیقت کا
ملے گا حکم مجھ کو بھی حضوری کا مدینے سے
کبھی کا منتظر بیٹھا ہُوں میں اُن کی اجازت کا
یہ نسخہ کیمیا ہے اعظمیؔ، ذکرِ محمد (ﷺ) کر
جہاں میں نعت گوئی میں ہے سب سامانِ راحت کا

محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)

....

مرا رشتہ ہے خاکِ شہرِ سرور (ﷺ) سے عقیدت کا
یہ شفقت ہے پیمبر (ﷺ) کی، کرم مجھ پر ہے قدرت کا
رہوں کیوں منتظر ہر پل نہ میں صبحِ قیامت کا
نظارہ دیدنی جب ہو گا خورشیدِ شفاعت کا
رسالت اور وحدت کا یہی باہم تعلّق ہے
جہاں میں نور پھیلایا نبی (ﷺ) نے رہبرِ وحدت کا
پسندِ خاطرِ خالق نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) یوں ہے
قیامِ حشر تک سکّہ چلے گا دینِ فطرت کا
دیا اُس کو خدائے لم یزل نے دوست کا درجہ
اثر جس شخص پر دیکھا ہے اس نے اُن (ﷺ) کی سیرت کا

جو بندہ صاحبِ ایماں ہے، وہ ممنونِ احساں ہے
ربیعُ الاوّلِ سرکار (ﷺ) کی صبحِ سعادت کا
جسے الفت ہے طیبہ سے، جسے ہے پیار سرور (ﷺ) سے
تعلّق ہی نہیں اس شخص سے آزار و کُلفت کا
اسی سے دین پھیلایا ہے خالق نے جہاں بھر میں
جو اصحابِؓ پیمبر (ﷺ) پر چڑھا تھا رنگ صُحبت کا
لگایا بدر میں زخم ایسا اس کی ناک پر رب نے
نمونہ تھا ولید ابنِ مغیرہ ایک عبرت کا
نبی (ﷺ) کے پاک گنبد کا اِسے حاصل ہے نظّارہ
یہی اعزاز ہے سب سے بڑا میری بصارت کا
یہ ہے آرام گاہِ مصطفیٰ (ﷺ)، وہ آپ کا مَولِد
میں قائل کیوں نہ ہوں گا طیبہ و مکّہ کی حُرمت کا
مجھے مصروفیت نعتِ رسولِ پاک (ﷺ) کی ہو گی
ملے گا ایک لمحہ بھی کہاں محشر میں فرصت کا
یہ اک خوابِ مسرّت دیکھ کر جیتا ہوں دُنیا میں
بقیعِ پاک میں لوں گا مزا میں خوابِ راحت کا
کیا آقا (ﷺ) نے ٹکڑے چاند کو محمودؔ پھر جوڑا
یہ تھا اک معجزہ صرف ان کی انگشتِ شہادت کا

راجا رشید محمودؔ

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

اگر نغمہ لبوں پر ہے تمہارے مدحِ حضرت (ﷺ) کا
سمجھ لو دوستو، تم پر کرم ہے ربُّ العزّت کا
مرے دل میں جو جذبہ ہے عقیدت کا، ارادت کا
اسی سے رشتہ قائم ہے مرا آقا (ﷺ) سے نسبت کا
نہیں جن کا مدینے سے تعلّق کچھ محبّت کا
تعلق میرا کب ایسوں سے ہے "صاحب سلامت" کا
نبی (ﷺ) مغرب کو واپس عصر کی صورت میں لے آئے
یہ اک اظہار تھا ادنیٰ سا اعجازِ رسالت کا
ملیں قوسیں تو کیا اک دائرہ تشکیل پایا تھا
یہ اک اجمال با تفصیل ہے سرِّ حقیقت کا
سناؤ دوستو، باتیں نبی (ﷺ) کے شہر کی مجھ کو
یہی تو ہے علاج آخر کو آزردہ طبیعت کا
ہر اک قولِ نبی (ﷺ) جب قولِ خلّاقِ دو عالم ہے
ذخیرہ ہیں احادیثِ نبی (ﷺ) اقوالِ حکمت کا
نبی (ﷺ) فاتح کی صورت میں جو مکّہ میں ہوئے داخل
رویّہ آپ کا تھا درگزر کا، عفو و رحمت کا
رہے گا وفرِ الطاف و عنایاتِ شہِ والا (ﷺ)
مددگار و معاون روزِ محشر ساری اُمّت کا
نہیں محبوبِ رب کوئی سوا سرکارِ والا (ﷺ) کے
نہ کوئی رازداں ان کے سوا ہے رب کی خلوت کا

وہ بندہ جو الرجک ہے نبی (ﷺ) کی نعت و مدحت سے
تعلّق ایک قائم ہے مرا اُس سے خصومت کا
عرب پہلے تو اخلاقی بُرائیوں کے رہے عادی
"بھلے کو مل گیا آئینہ ان کے حسنِ سیرت کا"
مجھے محمودؔ اتنی اپنے آقا (ﷺ) سے عقیدت ہے
زباں منہ میں ہے مدحت کی، قلم ہاتھوں میں مدحت کا

راجا رشید محمودؔ

....

ابوذرؓ پہلے کیا تھے اور عمرؓ کا مٹ گیا غصّہ
"بھلے کو مل گیا آئینہ ان کے حسنِ سیرت کا"
دیا قرآن ایسا، جس میں تبدیلی ہے ناممکن
مُسلماں کے علاوہ کس نے ایسا رہنما پایا
نوازا آپ نے آقا (ﷺ) ہے مجھ جیسے نکمّے کو
زہے قسمت، میسّر ہو گیا طیبہ کا نظارہ
کہاں سے لاؤ گے ثانی مرے سرکار (ﷺ) کا لوگو
جوابِ سنگ باری میں دُعاؤں کا دیا تحفہ
لُٹائے رحمۃٌ للعالمیں (ﷺ) نے پھولؔ رحمت کے
زمانے میں نہیں ملتا نشاں ایسے ترحّم کا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوا اِس کے کہ ہو کوئی نبی (ﷺ) کے شہر کا شیدا
کوئی جاتا نہیں ہے جنّتُ الفردوس کو رستہ
خدا چاہے تو ہو سکتا ہے سچّا میرا یہ سپنا
رسولِ صادق و اصدق (ﷺ) کا ہو ہر اُمّتی سچّا
مرے گھر میں مری قسمت بنانے کے لیے آیا
ہوائے دلنوازی کا نبی (ﷺ) کے شہر سے جھونکا
اَحد نے یوں عطا فرمائی ہے احمد (ﷺ) کو یکتائی
نہیں مثل و نظیر ان کا، نہیں ہمسر، نہیں سایہ
جو ساری عظمتیں زیرِ قدومِ سرورِ دیں (ﷺ) ہیں
تو ناممکن ہے، رتبہ جانیے سرکار (ﷺ) کے سر کا
سرِ میزاں نبی (ﷺ) کی چشمِ رحمت نے بدل ڈالا
فرشتوں کا تھا میرے ساتھ لہجہ پہلے تو تیکھا
اُترتی ہے تھکاوٹ سب زمانے کے علائق کی
سکوں پاتے ہیں شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں میرے سب اعضا
سکینت اور طمانینت کی ہے اعلیٰ تریں صورت
نبی (ﷺ) کے شہر میں جینا، انھی کے شہر میں مرنا
عطش اُس کی سوائے آبِ کوثر بجھ نہیں سکتی
جو ہو آبِ دیارِ سرورِ کونین (ﷺ) کا پیاسا
اہم ہے لوحِ محفوظ اِس لیے یارو، کہ خالق نے
کیا ہے فیصلہ اس پر رقم ختمِ نبوّت کا

نبی اپنے کو کہلائے جو بعدِ سرورِ عالم (ﷺ)
نہیں دُنیا میں ایسے بے حیا ایسا کوئی جھوٹا
نظر پڑتے ہی روضے پر، تنی اشکوں کی وہ چادر
ہر اک منظر نظر آنے لگا محمودؔ کو دُھندلا

راجا رشید محمودؔ

چلا ہوں آج یوں نغمہ سنانے حُسنِ سیرت کا
کروں گا ذکر تا محشر نبی (ﷺ) کے حُسنِ سیرت کا
تتبّع کرتے ہیں اللہ والے حسنِ سیرت کا
مرقع بنتے ہیں یوں آستانے حُسنِ سیرت کا
کوئی تعریفیں سب اللہ کی خاطر بتاتا ہے
خدا تعریف کرتا ہے کسی کے حُسنِ سیرت کا
کہیں اعمال میں آقا (ﷺ) کا کردار و عمل جھلکے
دلوں میں نور اپنے جگمگائے حسنِ سیرت کا
کوئی انسان پا سکتا نہیں عُشرِ عَشیر اس کا
پیمبر (ﷺ) اوج وہ ہمراہ لائے حُسنِ سیرت کا
بداَخلاقی کے جھکّڑ لا پٹختے مجھ کو دوزخ میں
زباں پر میری آیا ذکر بارے حُسنِ سیرت کا
کبھی مشّاطگی دستِ مقدّر سے نہ ہو پاتی
"بھلے کو مل گیا آئینہ ان کے حسنِ سیرت کا"
کیے جا ذکر یَوْمُ الدِّیْن تک محمودؔ روزانہ
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کے پیارے حُسنِ سیرت کا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا پیشِ نظر گلدستہ تیرے حُسنِ سیرت کا
ہُوا میں مثلِ بُلبل شیدا تیرے حُسنِ سیرت کا
مِرے آنگن میں آتی ہی نہیں ہے دھوپ عصیاں کی
لگا ہے میرے گھر میں پودا تیرے حُسنِ سیرت کا
ہمیں پہچان مشکل ہو گئی تھی اپنی صُورت کی
"بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسنِ سیرت کا"
کوئی بھی دَور ہو، معیار تیرا حُسنِ سیرت ہے
چلے گا تا قیامت سکّہ تیرے حُسنِ سیرت کا
مطابق اُس کے قصرِ آخرت تعمیر ہوتا ہے
ہمارے پاس ہے جو نقشہ تیرے حُسنِ سیرت کا
زمانے کی ہدایت کو کِیا نازل جسے رب نے
وہ قرآں اصل میں ہے قصّہ تیرے حُسنِ سیرت کا
مِری اولاد، میرے والدین اور میں جمیلؔ آقا (ﷺ)
مسلسل چُومتے ہیں تحفہ تیرے حُسنِ سیرت کا

صادق جمیلؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) کو جو نہیں سمجھا ہے، وہ بندہ
لگا سکتا ہے کیا اندازہ ان کے حسنِ سیرت کا
ہیں عاداتِ کریمہ سب سے اچھّی میرے آقا (ﷺ) کی
کہ ہے ہر دیدہ زیبی صدقہ ان کے حُسنِ سیرت کا
نظر میں ان کے دیں جیسا نظامِ اعلیٰ نہیں دُوجا
ہے دل کے کینوس پر نقشہ ان کے حُسنِ سیرت کا
اَبَد تک کے لیے ہے رہنما سرکار (ﷺ) کا اُسوہ
کہ ہے نکتہ ہر اک پائندہ ان کے حُسنِ سیرت کا
ملائک سر بخم ہوں گے نہ کیونکر سامنے اُس کے
سر و رُخ پر مَلے جو غازہ ان کے حُسنِ سیرت کا
کہیں اعمال میں بھی اُس کا پرتو کچھ تو آ جائے
زبان و خامہ پر ہے نغمہ ان کے حُسنِ سیرت کا
وگرنہ ظلمتوں کے قعر میں ہم غرق ہو جاتے
"بھلے کو مل گیا آئینہ ان کے حسنِ سیرت کا"
کوئی اصحابِؓ پیغمبر (ﷺ) کی حیثیّت کو کیا جانے
کِیا کرتے تھے جو نظّارہ ان کے حسنِ سیرت کا
اِنھیں مرغوب تقلیدِ نبی (ﷺ) محمودؔ اتنی ہے
حیاتِ اولیاءؒ ہے حصّہ ان کے حُسنِ سیرت کا

راجا رشید محمودؔ

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم

بلحاظِ حروفِ تہجی باعتبارِ تخلص

سید ہجویرؒ نعت کونسل
کے
طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرے

۲۰۰۲

۷ فروری — مدینے لا کے خدا لائے خدا مدینے سے — (سیماب اکبر آبادی)

۴ فروری — اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو — (عبدالکریم ثمر)

۴ مارچ — عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا — (احسان دانش)

یکم اپریل — نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں — (محسن کاکوروی)

۶ مئی — حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی — (حافظ مظہر الدین)

۳ جون — نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں — (ارمان اکبر آبادی)

یکم جولائی — مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات — (اختر الحامدی)

۵۔ اگست — جلوۂ محبوبِ ربِ ذوالجلال ﷺ نظر آیا — (ضیاء القادری)

۲ ستمبر — ہاں، کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ ﷺ — (جگر مراد آبادی)

۷۔ اکتوبر — درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجھ کو — (امیر مینائی)

۴ نومبر — ہوا ہے رحمتِ پروردگار کا اظہار — (ظفر علی خاں)

۲۰۰۳

۶ جنوری — ہیں تا ابد حضور ﷺ کی فرمانروائیاں — (محمد افضل فقیر)

۳ فروری — میں اور بارگاہ رسالت پناہ ﷺ کی — (زاہدہ خاتون شروانیہ)

۳۔ مارچ — یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے — (عبدالعزیز شرقی)

۷۔اپریل زباں پر میری جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا (کرامت علی شہیدی)

۵مئی ہنسے غنچے کھلے گل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی (نظم طباطبائی)

۶جون نہ دیکھا روضۂ والا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا (آزاد بیکانیری)

۷۔جولائی آفتاب قدم کی پہلی کرن (محمد اعظم چشتی)

۴۔اگست کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد (مفتی غلام سرور لاہوری)

۶ستمبر جمالِ مصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ (رئیس امروہوی)

۲۔اکتوبر دل میں ہے جلوۂ خیالِ حضور ﷺ (حسن رضا بریلوی)

۶نومبر عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ (بیدم وارثی)

۴دسمبر مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا (کوثر علی کوثری (سابق راؤ رام کوثری))

۲۰۰۴

یکم جنوری ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے (طفیل ہوشیارپوری)

۵فروری اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں (فدا کھیم کرنی)

۴مارچ اے روح نشاطِ قلب ونظر، سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ (ستار وارثی)

یکم اپریل نعتِ محبوبِ داور ﷺ سند ہو گئی (منور بدایونی)

۶مئی ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو (عزیز حاصلپوری)

۳جون حسن بہ حسن، رُخ بہ رُخ، جلوہ بہ جلوہ، ہوبہو (درد کاکوروی)

یکم جولائی متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد (ساغر صدیقی)

۵۔اگست نہیں ہے طور بلند ان کے آستاں کی طرح (شہاب دہلوی)

۲ستمبر سارے نبیوں سے اونچا مقام آپکا سب پہ لازم ہوا احترام آپکا (بیکس فتح گڑھی)

۷۔اکتوبر ان ﷺ کو شبِ الست کا بدر الدجیٰ کہوں (راجہ محمد عبداللہ نیاز)

۴نومبر شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا روئے حقیقت کا (محمد دین تاثیر)

۶دسمبر یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے (حفیظ جالندھری)

۲۰۰۵

۶جنوری قرارِ زندگانی لطفِ پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے (شوکت ہاشمی)

۳فروری ہے وقفِ عام مائدۂ خوانِ مصطفیٰ ﷺ (صاحبزادہ فیض الحسن)

۳مارچ فریاد کر رہی ہے یہ اُمت حضور ﷺ سے (خلیق قریشی)

۷۔اپریل ملا خدا بھی اگر کسی کو، ملا محمد ﷺ کے آستاں سے (عزیز حاصلپوری)

۵مئی ظہور اس عالمِ امکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا (بیان یزدانی میرٹھی)

۲جون قدموں میں شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں (حفیظ تائب)

۷جولائی حُبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِ ودود سے (نعیم صدیقی)

۴۔اگست آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ (راز کاشمیری)

یکم ستمبر عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا (نظیر لودھیانوی)

۶۔اکتوبر طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب (احمد رضا بریلوی)

۳نومبر روشنی دل میں اُتر آئی نظر کے راستے (حسرت حسین حسرت)

یکم دسمبر جس دل میں آرزوئے حبیبِ خدا ﷺ نہیں (حمید صدیقی لکھنوی)

۲۰۰۶

۵جنوری جو پناہِ سیدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا (کفایت علی کافی)

۲فروری مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے (تبسم رضوانی)

۴مارچ وہ ایک در کہ جہاں دوشِ آسماں ٹھہرے (شورش کاشمیری)

۶۔اپریل جو نثار احمد مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار (سید سجاد رضوی)

۴مئی جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے (خالد بزمی)

یکم جون آستانِ مصطفیٰ ﷺ بے انتہا اچھا لگا (حبیب اللہ حاوی)

۶ جولائی سعادت دو جہاں کا موجب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غلام ہونا (مرتضیٰ احمد میکش)

۳۔اگست ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک ﷺ کا (عبدالحامد بدایونی)

۷ستمبر اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں (اقبال عظیم)

۵۔اکتوبر حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے (مضطر گجراتی)

۲نومبر وہ دیکھئے وہ گنبدِ خضرا نظر آیا (اسد ملتانی)

۷دسمبر بندہ نواز! صدقۂ لطفِ نظر ملے (انور فیروز پوری)

۲۰۰۷

۴جنوری مری دُعا کے گلے میں اثر کا ہار درود (شیر افضل جعفری)

یکم فروری تخلیقِ کائنات تجلائے ناز ہے (فدا حسین فدا)

یکم مارچ وہ باعثِ کُن، منبع و سرچشمۂ انوار (یوسف ظفر)

۵۔اپریل عرش پر دیدارِ حق آقا ﷺ نے بے پردہ کیا (شکیل بدایونی)

۳مئی عرب کے چاند نے پھیلائی جس دم روشنی اپنی (صابر براری)

۷۔جون اس میں نہیں کوئی شک، آپ ﷺ آخری نبی ہیں (قیوم نظر)

۵جولائی سب پا شکستگاں کا سہارا ہے اُن ﷺ کا نام (احمد ندیم قاسمی)

۲۔اگست ارے گدا! ترے حسنِ سوال کے صدقے (محمد حسین آسی)

۶ستمبر یہ کلیاں، پھول، غنچے رنگ و بُو موجِ صبا کیا ہے (منظور الحق مخدوم)

۴۔اکتوبر وہ جہاں جہاں بھی ٹھہر گئے، وہ جہاں جہاں سے گزر گئے (ہلال جعفری)

یکم نومبر گنہگاروں کے ہونٹوں پر درودِ پاک جب آیا (ازہر درانی)

۶دسمبر میرے نبی ﷺ کا تذکرہ، میرے حضور ﷺ ہی کی بات (علیم ناصری)

☆☆☆☆☆

2008

۳جنوری (جمعرات) ستارہ بن کے ہر ذرہ زمین کا، عرش پر چمکا
(لطف بریلوی)

۷فروری بھلے کو مل گیا آئینہ تیرے حسنِ سیرت کا
(باباذہین شاہ تاجی)

۶مارچ رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا
(نشتر جالندھری)

۳۔اپریل شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا
(محشر رسول نگری)

یکم مئی بلا سے جو بھی رہے پھر حساب کی صورت
(سید عاصم گیلانی)

۷جون (ہفتہ) کوئی اُس کے نام پر نقطہ نہ اِن کے نام پر
(قمر جلالوی)

۵جولائی (ہفتہ) خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو
(انور صابری)

۲۔اگست (ہفتہ) خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے مجال کیا
(حامد بخش حامد بدایونی)

۶۔ستمبر (ہفتہ) ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات
(ڈاکٹر الف، د نسیم)

۴۔اکتوبر (ہفتہ) جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا
(حافظ لدھیانوی)

2009

جنوری — پۓ تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے
(ضیا محمد ضیا۔۱۰ جنوری ۲۰۰۸)

فروری — ذرے کو آفتاب کرے پرتوِ کرم
(مرزا محمد منور۔۷ فروری ۲۰۰۰)

مارچ — اک دَور چل رہا تھا درود و سلام کا
(سید علی اکبر سلیم۔۲۱ مارچ ۱۹۸۵)

اپریل — کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ
(نازش پرتاپ گڑھی۔۱۰۔اپریل ۱۹۸۴)

مئی — کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ
(حسرت موہانی۔۱۳ مئی ۱۹۵۱)

جون — غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے
(وقار انبالوی۔۲۶ جون ۱۹۸۸)

جولائی — کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا
(غلام محمد ترنم امرتسری۔۲۴ جولائی ۱۹۵۹)

اگست — جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے
(جعفر بلوچ۔۲۷۔اگست ۲۰۰۸)

ستمبر — دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز
(اختر شیرانی۔۹ ستمبر ۱۹۴۸)

اکتوبر — ہاں! ایک کرن نیرِ تابانِ رسالت
(صبا اکبر آبادی۔۳۰۔اکتوبر ۱۹۹۱)

نومبر — اک مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
(سید فیضی۔۲۵ نومبر ۲۰۰۰)

دسمبر — لفظ در لفظ مجسم ہے عقیدت اپنی
(سید انوار ظہوری۔۱۶۔دسمبر ۲۰۰۷)

راجا رشید محمود : درویشِ حق

(صنعتِ توشیع میں)

راجا

رَبِّ اعلیٰ کا ہے ان کی ذات پر لطف و کرم
ان پہ بے حد مہرباں ہیں وارثِ لوح و قلم
جادۂ فکر رسا ہے اور یہ درویش ہیں
اور مدحت میں رواں ہے ان کا رہوارِ قلم

رشید

روز و شب محبوبیت کی شان کرتے ہیں بیاں
شرحِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کرتے ہیں یہ پیہم رقم
یہ حروفِ گُل سے مہکائیں دبستاں نعت کا
دل میں ہے سرسبز ان کے حُبِّ آقا ﷺ کا ارم

محمود

مقصدِ ہستی ہے ان کا خدمتِ نعتِ رسول ﷺ
حق بھی اس کا خوب کرتے ہیں ادا یہ محترم
مدحِ ممدوحِ جہاں ﷺ ان کا نہ ہو کیونکر شعار
وجد آور حمد سے ہیں کیف زا نعتیں بہم
دیدۂ بینا کی قسمت ہے جمالِ مصطفیٰ ﷺ

درویش

دل پہ ان کے نصب ہے مدحِ محمد ﷺ کا عَلَم
رازِ وصفِ نعت گوئی ان پہ افشا ہو گیا
واقفِ شوق و نیاز و عجز ہیں یہ محتشم
یہ قلندر جامیؔ و رومیؔ کے تکیے کے ہوئے
شانِ ختم المرسلیں ﷺ ہے ان کے لب پر دم بدم

حق

حاضری ان کا مقدّر کیوں نہ ہو، ان سے حمیدؔ
قادرِ مطلق ہے راضی، شاد ہیں شاہِ اُمم ﷺ

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

Monthly "NAAT" Lahore
LRL 157